روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱۳

کتاب البریّہ ۔ البلاغ
ضرورۃ الامام

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

أ۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

رُوحانی خزائن ؁ کی یہ تیرھویں جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کُتب کتاب البریّہ۔ البلاغ یا فریادِ درد اور ضرورۃ الامام پر مشتمل ہے۔

کتاب البریّہ

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقدمہ اقدامِ قتل کے فیصلہ کے بعد جو ڈاکٹر پادری ہنری مارٹن کلارک نے دیگر پادریوں کی سازش سے آپ کے خلاف دائر کیا تھا تصنیف فرمائی۔ اور ۲۴ر جنوری ۱۸۹۸ء کو شائع ہوئی۔

یہ کتاب ایک نہایت عظیم الشان نشان الٰہی کی حامل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ اِسمیں آپ نے علاوہ روداِدِ مقدمہ مذکورہ کے عیسائی عقائد کی نہایت لطیف انداز میں ایسی تردید کی ہے جس کا جواب ممکن نہیں اور اس الزام کا بھی تفصیلی جواب دیا ہے جو پادریوں کی طرف سے دورانِ مقدمہ میں آپ پر لگایا گیا تھا لیکن آپکو اِس الزام کے جواب دینے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ وہ الزام یہ تھا کہ آپ نے حضرت علیٰؑ کے حق میں اپنی کتابوں میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور عیسائیوں کے خلاف اشتعال انگیز اور نفرت آمیز سخت کلامی پر مشتمل تحریریں لکھی ہیں۔ اس الزام کی تردید کرتے ہوئے آپؑ نے بطور نمونہ پادریوں کی اُن بے ادبیوں اور گالیوں اور توہین آمیز کلمات کا بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنی تالیفات میں سید الکائنات حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

میں استعمال کئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ ان پادریوں کی بدزبانی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور ان سے سیکھ کر آریوں نے بھی بدزبانی کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور وہ ہماری تحریر کو خواہ وہ کیسی ہی نرم کیوں نہ ہو سختی پر حمل کرکے بطور شکایت حکام تک پہنچاتے ہیں حالانکہ ہزارہا درجہ بڑھ کر ان کی طرف سے سختی ہوتی ہے۔

پھر آپؑ نے اس کتاب میں اپنے خاندانی اور ذاتی سوانح بیان کرنے کے علاوہ مختلف مذاہب میں مصالحانہ فضا پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں چند تجاویز لکھی ہیں جو اس جلد کے صفحہ ۳۴۶ پر درج ہیں۔

ایک عظیم الشان نشان

گیارھویں جلد کے پیش لفظ میں ہم اُن الہامات کا ذکر کرچکے ہیں جن میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آتھم سے متعلق یہ اطلاع دی تھی کہ اُس نے پیشگوئی کی شرط "بشرطیکہ وہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اسی لئے وہ مکمل ہاویہ یعنی موت سے بچ گیا۔ اور پھر اخفائے حق کی پاداش میں بہت جلد پکڑا گیا اور ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور مر گیا۔ اور اس طرح آتھم کے رجوع الی الحق اور مطابق سُنّت اللہ کامل عذاب کے التواء سے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو اطلاع بذریعہ وحی دی تھی اُس کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی اور اُس وحیٔ الٰہی کا یہ حصّہ

"وبعزتی وجلالی انک انت الاعلیٰ ونمزق الاعداء کلّ ممزق ومکر اولٰئک ھو یبور۔ انا نکشف السرّ عن ساقہ یومئذ یفرح المؤمنون۔"

جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اور مجھے اپنے عزّت وجلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے۔ اور ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دینگے۔ یعنی اُن کو ذلّت پہنچیگی اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائیگا۔ اور خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور باز نہیں آئیگا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دے۔ اور ہم حقیقت کو

ننگا کرکے دکھا دینگے۔ اُس دن مومن خوش ہونگے۔"

اِس حصۂ وحی کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ یہ حصہ عجیب انداز اور ایمان افروز رنگ میں پورا ہُوا اُس کی تفصیل ہم رُوحانی خزائن جلد ۱۳ میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ سو اب ہم حسب وعدہ اس کی تفصیل لکھتے ہیں۔

عیسائیوں کو شکست فاش

وہ جنگ مقدس جو مئی ۱۸۹۳ء میں بصورت مباحثہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمائندہ مسلمانان اور ڈپٹی پادری عبد اللہ آتھم نمائندہ عیسائیان کے مابین ہوئی تھی اس میں عیسائی گروہ کو جو شکست ہوئی وہ عبد اللہ آتھم کے ۲۷ رجولائی ۱۸۹۶ء کو مرجانے سے آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہوگئی تھی اور اب کسی منصف مزاج کے لئے اسلام کی فتح اور عیسائیت کی شکست میں شک کی گنجائش نہ رہی تھی اور نہ ہی پادریوں کے پاس اپنی شکست چھپانے کیلئے کوئی عذر باقی رہا تھا۔ مگر یہ دجّالی گروہ اپنی ندامت اور خفّت کو مٹانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف منصوبے سوچ رہا تھا اور گورنمنٹ کے پاس خفیہ طور پر آپ کے خلاف شکایات پہنچا رہا تھا۔ انہی حالات میں پنڈت لیکھرام ۶ رمارچ ۱۸۹۷ء کو آپ کی پیشگوئی کے مطابق قتل ہوگیا جس پر آریہ سماج نے آپؑ کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعہ ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ اور پنڈت لیکھرام کے قتل کو آپؑ کی سازش اور منصوبہ قرار دے کر گورنمنٹ کو آپ کے خلاف اُکسانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ابھی لیکھرام کے قتل کا فتنہ فرو نہ ہُوا تھا کہ ایک نوجوان عبد الحمید جہلمی جو سلطان محمود ایک غیر احمدی مولوی کا بیٹا اور حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ احمدی جہلمی کا بھتیجہ تھا آوارہ مزاج اور بقول پادری ایچ۔ جی گرے نکمّا اور مفتری تھا اور اپنی گذران کے لئے سرگردان پھرتا تھا اور قادیان میں بھی چند دن رہ چکا تھا اور حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ نے جو ایک مخلص احمدی تھے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو اُس کی آوارگی اور بد چلنی اور اُس کی ناشائستہ حرکات سے اطلاع دے دی تھی اور بوجہ نکمّا پن کے اُسے بحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے نکال دیا گیا تھا وہ ۶ رجولائی ۱۸۹۷ء کو امرتسر پہنچ گیا۔ پہلے وہ

ے دیکھو صـ۸۱ جلد ہذا

پادری نوردین سے ملا جس نے اُسے چٹھی دے کر امریکن مشن کے ایک پادری ایچ۔جی گرے کے پاس بھیجدیا۔ مؤخر الذکر نے اُسے نکمّا اور غیر متلاشئ حق پاکر بمشورہ پادری نوردین پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے پاس بھیجدیا۔ ڈاکٹر کلارک اور اُس کے زیر اثر پادریوں نے یہ دیکھ کر کہ وہ قادیان سے آیا ہے بکمال ہشیاری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک نہایت خوفناک منصوبہ تیار کیا۔ پادریوں نے اُسے کس طرح بہکایا اور اُسے ڈرایا اور اُس سے یہ تحریری جھوٹا بیان لیا کہ وہ مرزا صاحب کی طرف سے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے آیا ہے اِس کیلئے دیکھو صفحہ ۲۵۹ - ۲۶۰ جلد ہذا۔

پادری وارث دین، پادری عبدالرحیم اور بھگت پریمداس وغیرہ پادریوں کی سازش سے یہ خوفناک منصوبہ تیار ہُوا اور یکم اگست ۱۸۹۷ء کو ڈاکٹر کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک درخواست اسی مضمون کی اے۔ای مارٹینو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کی خدمت میں پیش کی اور عبدالحمید کا تحریری بیان بھی پیش کردیا۔ عبدالحمید اور ڈاکٹر کلارک کے بیانوں پر مسٹر اے۔ای مارٹینو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے زیر دفعہ ۱۱۴ ضابطہ فوجداری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کردیا اور لکھا کہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری آپ سے حفظِ امن کے لئے ایک سال کے واسطے بیس ہزار کا مچلکہ اور بیس ہزار روپے کی دو الگ الگ ضمانتیں کیوں نہ لی جائیں؟[۱]

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں یہ غیبی فعل ظاہر ہُوا کہ یہ جاری شدہ وارنٹ سات اگست تک گورداسپور نہ پہنچ سکا اور کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ اِسی اثنا میں مجسٹریٹ ضلع امرتسر کو جب یہ معلوم ہُوا کہ وہ غیر ضلع کے ملزم پر وارنٹ جاری کرنے کے قانوناً مجاز نہیں تو انہوں نے مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کو بذریعہ تار وارنٹ رد کرنے کے لئے حکم بھیجا۔ اور وہ وارنٹ نہ ملنے کی وجہ سے حیران ہوئے۔ اور جب مِسل منتقل ہوکر گورداسپور آئی تو صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے باوجود ڈاکٹر کلارک اور اُس کے وکیل کے سخت اصرار کے بجائے وارنٹ جاری کرنے کے سمن جاری کردیا اور دس اگست کو بمقام بٹالہ اصالتاً یا بذریعہ مختار حاضر ہونے کا حکم دیا۔[۲]

اِس مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے آریوں نے بھی عیسائیوں کی پوری پوری مدد کی تا

---

[۱] صفحہ ۱۶۵ - ۱۶۶ جلد ہذا۔ [۲] صفحہ ۱۶۶ جلد ہذا۔

لیکھرام کے قتل کا بدلہ لیں۔ چنانچہ پنڈت رام بھجدت آریہ وکیل بغیر فیس لئے مقدمہ کی پیروی کرتا رہا۔ اور ڈاکٹر کلارک نے اپنے بیان میں تسلیم کیا کہ ہم لوگ ایک شخص کے بارے میں جو سب کا دشمن ہے مل کر کارروائی کرتے ہیں[51]

اور مسلمانوں میں سے مولوی محمد حسین بٹالوی نے عیسائیوں کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف شہادت دی اور سخت ذلت اٹھائی تفصیل کیلئے دیکھیں صفحہ ۳۳-۳۷ جلد ہذا۔

صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کپتان ایم۔ ڈبلیو ڈگلس نے ۱۰ر اگست ۱۸۹۷ء کو تحقیقات شروع کی جو ۱۳ر اگست تک جاری رہی۔ عبدالحمید اس وقت تک بالکل عیسائیوں کی نگرانی میں رہا۔ اُس کی شہادت نے عموماً ڈاکٹر کلارک کے بیان کی تائید کی لیکن اس کے بیان کو بعض وجوہ کی بنا پر جنکا ذکر صفحہ ۲۹۰ پر موجود ہے کپتان ڈگلس نے مسٹر لیمار چنڈ ڈی۔ایس۔پی سے کہا کہ وہ اس کو اپنی ذمہ داری میں لے کر آزادانہ طور سے اس سے پوچھیں۔ چنانچہ ۱۴ر اگست کو ڈی۔ایس۔پی نے محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ اور انسپکٹر جلال الدین صاحب کے جو احمدی نہیں تھے سپرد کیا اور مؤخرالذکر نے کچھ دیر کے بعد ڈی۔ایس۔پی کو اطلاع دی کہ وہ لڑکا اپنے سابقہ بیان پر قائم ہے اور مقدمہ کی بابت کچھ اصلیت ظاہر نہیں کرتا۔ اگر فرصت نہ ہو تو اس کو واپس انار کلی بھیجا دیا جائے۔ تب لیمار چنڈ نے کہا کہ اس کو میرے روبرو حاضر کرو۔ جب وہ آیا تو اُس نے پہلی کہانی بیان کی۔ جو پہلے مرزا صاحب کے اسکو امرتسر برائے قتل ڈاکٹر کلارک بھیجنے کی نسبت بیان کی تھی۔ لیمار چنڈ اپنے بیان میں کہتے ہیں :-

"ہم نے دو صفحے لکھے اور پھر اُس سے کہا۔ کہ ہم اصلیت دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ ناحق وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔"

اس پر عبدالحمید اُن کے پاؤں پر گر پڑا اور زار زار رونے لگا۔ تب اُس نے اصل بیان دیا۔ دیکھو صفحہ ۲۷۳-۲۷۴ و ۲۹۰-۲۹۱۔

عبدالحمید نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا :-

"کہ میں نے پہلا بیان مارے خوف اور ترغیب کے لکھ دیا تھا۔"[52]

---

[51] صفحہ ۲۷۲ جلد ہذا۔ [52] صفحہ ۲۶۵ جلد ہذا

اور اس نے اقرار کیا کہ

"وارث دین بھگت پریمداس اور ایک اور عیسائی بوڑھا مجھے سکھلاتے رہے۔"[1]

چنانچہ حاکم نے بھی اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ

"عبدالرحیم و پریمداس و وارث دین مفصل جھوٹی شہادت تیار کرتے رہے جو مجبورًا اُن کے کہنے سے اُسے عدالت میں دینی پڑی۔"[2]

ڈاکٹر کلارک کے زیر اثر پادریوں نے اُسے ایسی ترغیب و ترہیب کی تھی کہ کوئی خیال بھی نہیں کرسکتا تھا کہ وہ اُن کا سکھایا ہُوا اپنا تحریری و زبانی دیا ہُوا بیان بدل دیگا۔ اُس کے فوٹو لئے گئے تھے اور پھر اُسے یہ کہا گیا کہ

"ڈاکٹر صاحب تم کو بچا لیں گے" اور یہ دھمکی بھی دی گئی تھی "کہ تمہاری تصویر ہمارے پاس ہے جہاں جاؤ گے پکڑے جاؤ گے۔"[3]

اور پادری عبدالغنی نے اُسے جیسا کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے بیان میں ظاہر کیا ہے اُس سے یہ کہا تھا کہ

"پہلے بیان کے مطابق بیان لکھوانا ورنہ قید ہو جاؤ گے۔"[4]

لیکن باوجود اس ترغیب و ترہیب اور تمام احتیاطوں کے جو پادری صاحبوں نے عبدالحمید کو اپنے پہلے جھوٹے بیان پر قائم رکھنے کے لئے اختیار کیں اس کا اصل حقیقت کے اظہار پر قائم رہنا اور تبدیلی بیان کے نتیجہ میں قید وغیرہ کی سزا سے نہ ڈرنا یہ محض خدائی تصرّف کے ماتحت تھا۔ اور اس طرح پادریوں کا مکر ایسا طشت از بام ہُوا گویا اس کی حقیقت کو اللہ تعالےٰ نے عریاں کرکے دکھا دیا۔

اور پادری گرے نے چٹھی کے ذریعہ یہ بیان دیا کہ عبدالحمید پہلے میرے پاس عیسائی ہونے کے لئے آیا تھا لیکن چونکہ وہ نکمّا اور مفتری ہے اور سچّا متلاشی معلوم نہ ہُوا اس لئے مَیں نے اُسے پادری نور دین کے پاس واپس بھیجدیا۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ درحقیقت ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے نہیں بھیجا گیا تھا ورنہ وہ سیدھا اُس کے پاس جاتا۔

---

[1] صفحہ ۲۷۰ جلد ہذا۔ [2] صفحہ ۲۹۳ جلد ہذا۔ [3] صفحہ ۲۹۸ جلد ہذا۔ [4] صفحہ ۲۷۴ جلد ہذا

ڈاکٹر کلارک مستغیث نے اپنے اس بیان کو کہ عبدالحمید اُس کے قتل کے لئے بھیجا گیا تھا سچا ثابت کرنے کے لئے لیکھرام کے قتل کے واقعہ کو بطور تائید پیش کیا تھا کہ

"مباحثہ کے بعد (مرزا صاحب) نے ان تمام کی موت کی پیشگوئی کی تھی جنہوں نے اس مباحثہ میں حصہ لیا تھا۔ میرا اس مباحثہ میں بہت بھاری حصہ تھا۔ اس مباحثہ کے بعد خاص دلچسپی کا مرکز مسٹر عبداللہ آتھم رہا۔ چار الگ کوششیں اُس کی جان لینے کے لئے کی گئیں اور یہ کوششیں عام طور پر مرزا صاحب کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اُس کی موت کے بعد میں ہی پیش نظر رہا ہوں۔ اور کئی ایک مبہم طریقوں سے یہ پیشگوئی مرزا صاحب کی تصنیفات میں مجھے یاد دلائی گئی ہے جس کے لئے سب سے بڑی وہ کوشش تھی جس کو عبدالحمید نے بیان کیا۔ لاہور میں لیکھرام کی موت کے بعد جس کو تمام لوگ مرزا صاحب کی طرف منسوب کرتے ہیں میرے پاس اِس بات کے یقین کرنے کے لئے خاص وجہ تھی کہ میری جان لینے کے لئے کوئی نہ کوئی کوشش کی جائیگی۔"[1]

اللہ تعالےٰ نے ان کے مکر و فریب کا بھانڈا ایسے رنگ میں پھوڑا اور اس کی حقیقت ایسے طریق سے آشکارا کی کہ کسی کو اِس جھوٹ کی حمایت میں کھڑے رہنے کی تاب نہ رہ سکی بلکہ مکر کرنے والوں کو خود شرمندہ ہونا پڑا۔ اور خود مستغیث ڈاکٹر کلارک کو بھی اپنی خیر اسی میں نظر آئی کہ وہ استغاثہ کو واپس لے لیں۔ چنانچہ اُس کی درخواست پر حاکم کو یہ لکھنا پڑا

"Dr. Clark states he wishes to resign the post of prosecutor."

یعنی ڈاکٹر کلارک بیان کرتا ہے کہ وہ مستغیث ہونے سے دست بردار ہوتا ہے۔[2]

اور آخر کار حاکم نے ۲۳ر اگست کو یہ فیصلہ سنایا کہ

"ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ غلام احمد سے حفظِ امن کیلئے ضمانت لی جائے یا یہ کہ مقدمہ پولیس کے سپرد کیا جائے۔ لہٰذا وہ بری کئے جاتے ہیں۔"[3]

---

[1] دیکھو جلد ہذا صفحہ ۱۶۳-۱۶۴۔ [2] صفحہ ۲۸۲ جلد ہذا [3] صفحہ ۳۰۱ جلد ہذا

اِس طرح وہ پیشگوئی جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں بڑی آب و تاب سے پُوری ہوئی کہ عیسائی گروہ کا مکر ہلاک ہو جائیگا اور خدا تعالیٰ بَس نہیں کرے گا اور باز نہیں آئیگا جب تک دشمن کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے۔ اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کرے۔ اور ہم حقیقت کو ننگا کر کے دکھ دینگے اُس دن مومن خوش ہونگے۔

اِس پیشگوئی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ سے تین دن پہلے یعنی ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو جبکہ پادری اپنا خوفناک منصوبہ تیار کرنے میں مصروف تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ابتلاء کے متعلق خبر دی۔ حضرت اقدس علیہ السلام اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ ۹۱ میں اِس نشان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی آواز ہے اور نہ اُس نے کوئی نقصان کیا ہے بلکہ وہ ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ اور مَیں اُس کو دُور سے دیکھ رہا ہوں۔ اور جبکہ وہ قریب پہنچی تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے۔ پھر بعد اسکے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہُوا۔ ماھٰذا الّا تھدید الحکّام۔ یعنی یہ جو دیکھا اِس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکّام کی طرف سے ڈرانے کی کارروائی ہوگی اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔ پھر بعد اس کے الہام ہُوا قد ابتلی المؤمنون۔ ترجمہ:۔ مومنوں پر ایک ابتلاء آیا۔ یعنی بوجہ اِس مقدمہ کے تمہاری جماعت امتحان میں پڑے گی۔"

اِس سے متعلق دوسرے الہامات کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:۔

"پھر بعد اس کے یہ الہام ہُوا کہ مخالفوں میں پھُوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلّت اور ملامتِ خلق اور پھر آخیر حکم ابراء یعنی بے قصور ٹھہرانا۔ پھر بعد اس کے الہام ہُوا وفیہ شیءٌ یعنی بریّت تو ہوگی مگر اُس میں کچھ چیز ہوگی (یہ

اُس نوٹس کی طرف اشارہ تھا جو بری کرنے کے بعد لکھا گیا تھا کہ طرز مباحثہ نرم چاہیئے)
پھر ساتھ اس کے یہ بھی الہام ہوا۔ بلجت آیاتی کہ میرے نشان روشن ہونگے۔
اور اُن کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہونگے۔"

راجہ غلام حیدر ریڈر ڈپٹی کمشنر کا بیان

اسجگہ راجہ غلام حیدر صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار مرحوم ساکن راولپنڈی کا وہ بیان درج کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب مرحوم کو اپنی مرض الموت میں خود لکھوا کر بھجوایا تھا۔ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی کتاب مجدد اعظم کے حاشیہ ص ۵۴۱-۵۴۴ میں درج کیا ہے۔ راجہ صاحب کا یہ بیان اس لئے بھی قابلِ توجہ ہے کہ وہ احمدی نہ تھے۔ آپ فرماتے ہیں:—

"مَیں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کے زمانہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا ریڈر (مسلخوان) تھا۔ مَیں پانچ چھ روز کی رخصت پر اپنے گھر راولپنڈی گیا ہوا تھا۔ رخصت سے واپسی پر جب مَیں امرتسر پہنچا اور سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں بہ اُمید روانگی بیٹھا ہوا تھا جو دو یوروپین صاحبان جن میں سے ایک تو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک خود تھا اور دوسرا کلارک جو وکیل تھا اُسی ڈبہ میں تشریف لائے۔ اِتنے میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب بھی آگئے۔ اور وہ اُسی سیٹ پر جہاں میں بیٹھا تھا بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میرے زمانۂ ایّامِ ملازمت ضلع سیالکوٹ کے واقف تھے اور مولوی محمد حسین صاحب سے بھی اچھی واقفیت تھی اس واسطے ایک دوسرے سے باتیں چیتیں شروع ہوگئیں۔ تب مجھے معلوم ہُوا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہم سفر ہیں بلکہ اُن کا ٹکٹ بھی ڈاکٹر صاحب نے خریدا ہے پھر ڈاکٹر صاحب موصوف نے بوجہ دیرینہ ملاقات کے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آپ تو ضلع سیالکوٹ میں سررشتہ دار تھے اب کہاں ہیں۔ مَیں نے اُن کو جواب دیا کہ مَیں ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کا ریڈر ہوں۔ تب انہوں نے فرمایا کہ "او ہو تب تو شیطان کا سر کچلنے کیلئے آپ بہت کارآمد ہوں گے۔"

چونکہ میں تینوں صاحبان سے واقف تھا اس لئے فوراً سمجھ گیا کہ ڈاکٹر صاحب کا اشارہ کس طرف ہے۔ میں نے سرسری طور پر جواب دیا کہ "واقعی ہر ایک انسان کا کام ہے کہ وہ شیطان کا سر کچلے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ آپ کا یہ کہنے سے مطلب کیا ہے؟" تب ڈاکٹر صاحب موصوف نے مرزا صاحب کا نام لیکر کہا کہ وہ "بڑا بھاری شیطان ہے جس کا سر کچلنے کیلئے ہم اور یہ مولوی صاحب درپے ہیں۔ آپ اقرار کریں کہ آپ ہمیں مدد دیں گے۔"

چونکہ میں اس گفتگو کو طول دینا پسند نہیں کرتا تھا میں نے صرف اتنا کہہ دیا کہ "مجھے معلوم ہے کہ آپ کا اور مرزا صاحب قادیانی کا مقابلہ ہے اور مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ اس لئے میں اس بات سے معافی چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں زیادہ گفتگو کروں۔ جو شیطان ہے اُس کا سر خود بخود کچلا جائیگا۔"

یاد نہیں پڑتا کہ اس کے بعد اور کوئی گفتگو ہوئی یا نہیں۔ میں بٹالہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوگیا کیونکہ ڈپٹی کمشنر صاحب وہیں مقیم تھے۔ دوسرے دن جب صبح سیر کے لئے نکلے مرزا صاحب کے بہت سے متعلقین سے انارکلی (جو بٹالہ میں عیسائیوں کے گرجے اور مشن کے مکان کا نام ہے۔ مؤلف) کی سڑک پر مجھ سے ملاقات ہوئی۔ ڈاکٹر کلارک صاحب جس کوٹھی میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ سامنے تھی۔ ہم نے دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب دروازے کے سامنے ڈاکٹر کلارک کے پاس ایک میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مولوی فضل دین صاحب وکیل مرزا صاحب نے تعجب کے لہجہ میں کہا کہ "دیکھو آج مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب کی شہادت ہے اور آج بھی یہ شخص ڈاکٹر کلارک کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔"

اس کے علاوہ احاطہ بنگلہ میں عبدالحمید جسکی بابت بیان کیا گیا تھا کہ مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے مرزا صاحب نے اُسے تعینات کیا تھا ایک چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ رام بھجدت وکیل آریہ اور پولیس کے چند آدمی اس کے گرد بیٹھے تھے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ عبدالحمید کے ہاتھوں پر کچھ نشان کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ وکیل مرزا صاحب

نے اِن ہردو واقعات کو نوٹ کر لیا۔ اور جب مقدمہ پیش ہُوا تو اوّل عبدالحمید سے وکیل حضرت مرزا صاحب نے سوال کیا کہ کیا وہ احاطہ کوٹھی مارٹن کلارک میں بیٹھا ہُوا تھا اور رام بھجدت وکیل اور پولیس والے اُس کے پاس تھے اور کیا اس کو مرزا صاحب کے برخلاف جو بیان دینا تھا اُس کے لئے کچھ باتیں تلقین کر رہے تھے اور کچھ نشان اس کے ہاتھوں پر کر رہے تھے۔ اُسوقت عبدالحمید سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اُس نے رام بھجدت وغیرہ کی موجودگی کو تسلیم کیا اور جب اس کے ہاتھ دیکھے گئے تو بہت سے نشانات نیلے اور سُرخ پنسل کے پائے گئے جو خدا جانے کِن کِن امور کے لئے اس کے ہاتھ پر بطور یادداشت بنائے گئے تھے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت سے قبل مولانا نُورالدین رضؓ صاحب کی شہادت ہوئی۔ اُن کی سادہ ہیئت یعنی ڈھیلی ڈھالی سی بندھی ہوئی پگڑی اور کُرتے کا گریبان کھلا ہُوا اور شہادت ادا کرنے کا طریق نہایت صاف اور سیدھا سادہ ایسا مؤثر تھا کہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ " خدا کی قسم اگر یہ شخص کہے کہ مَیں مسیح موعود ہوں تو مَیں پہلا شخص ہونگا جو اس پر پُورا پُورا غور کرنے کیلئے تیار ہوگا۔"

مولوی نورالدینؓ صاحب نے عدالت سے دریافت کیا کہ " مجھے باہر جانے کی اجازت ہے یا اسی جگہ کمرہ کے اندر رہوں "۔ ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ "مولوی صاحب آپ کو اجازت ہے جہاں آپ کا جی چاہے جائیں۔"

اِن کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب کی شہادت ہوئی ...... اور اُن کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی شہادت کے لئے کمرۂ عدالت میں داخل ہوئے اور دائیں بائیں دیکھا تو کوئی کرسی فالتو پڑی ہوئی نظر نہ آئی۔ مولوی صاحب کے مونہہ سے پہلا لفظ جو نکلا وہ یہ تھا کہ "حضور کرسی" ڈپٹی کمشنر صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ " کیا مولوی صاحب کو حکّام کے سامنے کرسی ملتی ہے؟" مَیں نے کرسی نشینوں کی فہرست صاحب کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ اس میں

مولوی محمد حسین صاحب یا اُن کے والد بزرگوار کا نام تو درج نہیں لیکن جب کبھی حکام سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تو بوجہ عالم دین یا ایک جماعت کے لیڈر ہونے کے وہ انہیں کرسی دے دیا کرتے ہیں۔ اِس پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے مولوی صاحب کو کہا کہ "آپ کوئی سرکاری طور پر کرسی نشین نہیں ہیں۔ آپ سیدھے کھڑے ہو جائیں اور شہادت دیں" تب مولوی صاحب نے کہا کہ "مَیں جب کبھی لاٹ صاحب کے حضور میں جاتا ہوں تو مجھے کرسی پر بٹھایا جاتا ہے۔ مَیں اہلِ حدیث کا سرغنہ ہوں۔" تب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے گرم الفاظ میں ڈانٹا اور کہا۔ "بیج کے طور پر اگر لاٹ صاحب نے تم کو کرسی پر بٹھایا تو اِس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ عدالت میں بھی تمہیں کرسی دی جائے۔" خیر شہادت شروع ہوئی تو مولوی صاحب نے جسقدر الزامات کسی شخص کی نسبت لگائے جا سکتے ہیں مرزا صاحب پر لگائے۔ لیکن جب مولوی فضل الدین صاحب وکیل حضرت مرزا صاحب نے جرح میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے معافی مانگ کر اِس قسم کا سوال کیا جس سے اُن کی شرافت یا کیریکٹر پر دھبّہ لگتا تھا تو سب حاضرین نے متعجبانہ طور پر دیکھا کہ مرزا صاحب اپنی کرسی سے اُٹھے اور مولوی فضل الدین صاحب کے مُنہ پر ہاتھ رکھدیا اور فرمایا کہ "میری طرف سے اس قسم کا سوال کرنے کی نہ تو ہدایت ہے اور نہ اجازت ہے۔ آپ اپنی ذمہ واری پر یہ اجازت عدالت اگر پوچھنا چاہیں تو آپ کو اختیار ہے۔" قدرتی طور پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو دلچسپی ہوئی اور انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا اس سوال کی بابت تم کو کچھ حال معلوم ہے۔ مَیں نے جواب نفی میں دیا۔ مگر کہا کہ اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو جب آپ لنچ کیلئے اُٹھیں گے تو مَیں معلوم کرنے کی کوشش کرونگا۔ چنانچہ جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا۔ تو صاحب ڈپٹی کمشنر لنچ کیلئے اُٹھ گئے تو مَیں نے شیخ رحمت اللہ صاحب کی معرفت حضرت مرزا صاحب سے دریافت کروایا کہ ماجرا کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھ شیخ رحمت اللہ صاحب کو بتایا کہ مولوی محمد حسین صاحب کے والد کا ایک خط ہمارے قبضہ میں ہے جس میں کچھ نکاح کے حالات اور مولوی محمد حسین صاحب کی بدسلوکیوں کے قصے ہیں جو نہایت قابلِ اعتراض ہیں

مگر ساتھ ہی حضرت مرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ اس قصہ کا ذکر مسل پر لایا جاوے یا ڈپٹی کمشنر صاحب اس سے متاثر ہو کر کوئی رائے قائم کریں۔ مَیں نے شیخ رحمت اللہ صاحب سے سُن کر لنچ والے کمرہ میں جا کر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے روبرو جو ڈپٹی کمشنر کے ساتھ لنچ میں شامل تھے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو یہ ماجرا سُنا دیا۔ اِس پر خود ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک بہت ہنسے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ یہ امر تو ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم اس ماجرے کو قلمبند نہ کریں مگر یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہے کہ ہمارے دل پر اثر نہ ہو۔ لنچ کے بعد جب مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب دوبارہ جرح کیلئے عدالت میں پیش ہوئے تو مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے اُن سے سوال کیا کہ آپ آج ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب کی کوٹھی پر اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے؛ تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر بے ساختہ مَیں چونک پڑا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے مجھ سے اِس چونکنے کی وجہ پوچھی تو مَیں نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ صاحب بہادر نے ڈاکٹر کلارک سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے صاف اقرار کیا کہ " ہاں میرے پاس بیٹھے ہوئے اس مقدمہ کی گفتگو کر رہے تھے۔" پھر مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے پوچھا کہ " آپ اِن دنوں امرتسر سے بٹالہ تک ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے ہم سفر تھے؛ اور آپ کا ٹکٹ بھی ڈاکٹر صاحب نے خرید کیا تھا؛ تو مولوی محمد حسین صاحب صاف منکر ہو گئے۔ بعض وقت انسان اپنے خیالات کا اظہار بلند آواز سے کر گزرتا ہے۔ یہی حال اس وقت میرا بھی ہُوا۔ میرے مُنہ سے بے ساختہ نکلا کہ " یہ تو بالکل جھوٹ ہے۔" تب ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب سے ڈپٹی کمشنر صاحب نے پھر پُوچھا تو انہوں نے اقرار کیا کہ " مولوی صاحب میرے ہم سفر تھے اور ان کا ٹکٹ بھی مَیں نے ہی خریدا تھا۔"[ؔ۵] اِس پر ڈپٹی کمشنر حیران ہو گئے۔ آخر

ؔ۵ مولوی محمد حسین بٹالوی کی صریح کذب بیانیوں کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدق شعاری ملاحظہ ہو۔ آپ کے وکیل مولوی فضل الدین صاحب نے جو غیر احمدی تھے (باقی ص۱۶ پر)

انہوں نے یہ نوٹ مولوی محمد حسین صاحب کی شہادت کے آخر پر لکھا۔ کہ " گواہ کو مرزا صاحب سے عداوت ہے جس کی وجہ سے اُس نے مرزا صاحب کے خلاف بیان دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس لئے مزید شہادت لینے کی ضرورت نہیں۔ "

مولوی محمد حسین صاحب شہادت کے بعد کمرۂ عدالت سے باہر نکلے تو برآمدہ میں ایک آرام کرسی پڑی تھی۔ اُس پر بیٹھ گئے۔ کنسٹبل نے وہاں سے انہیں اُٹھادیا کہ "کپتان صاحب پولیس کا حکم نہیں ہے۔" پھر مولوی صاحب موصوف ایک بچھے ہوئے کپڑے پر جا بیٹھے۔ جن کا کپڑا تھا انہوں نے یہ کہہ کر کپڑا کھینچ لیا کہ مسلمان ہو کر مرغنہ کہلا کر اور پھر اس طرح صریح جھوٹ بولنا۔ بس ہمارے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵ - بیان کیا کہ بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاکاری سے کام لیں گے انہوں نے مقدمات کے سلسلہ میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی تو بلا تامل بدل دیا۔ لیکن مَیں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب کو ہی دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ مَیں اُن کے ایک مقدمہ میں وکیل تھا۔ اُس مقدمہ میں مَیں نے اُن کے لئے ایک قانونی بیان تجویز کیا اور اُن کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے اسے پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ مَیں نے کہا کہ " ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا اور قانوناً اُسے اجازت ہے کہ جو چاہے بیان کرے۔" اس پر آپ نے فرمایا۔ " قانون نے تو اُسے اجازت دے دی ہے کہ جو چاہے بیان کرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ وہ جھوٹ بھی بولے اور نہ قانون ہی کا یہ منشاء ہے۔ پس مَیں کبھی ایسے بیان کے لئے آمادہ نہیں ہوں جس میں واقعات کا خلاف ہو۔ مَیں صحیح صحیح امر پیش کرونگا۔" مولوی صاحب کہتے تھے کہ مَیں نے کہا " آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں۔" انہوں نے فرمایا۔ " جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا یہ ہے کہ مَیں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے خدا کو ناراض کرلوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا خواہ کچھ بھی ہو۔" مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ یہ باتیں مرزا صاحب نے ایسے جوش سے بیان کیں کہ اُن کے چہرہ پر ایک خاص قسم کا جلال اور جوش تھا۔ مَیں نے یہ سُنکر کہا کہ پھر آپ کو میری وکالت سے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اِس پر انہوں نے کہا۔ (باقی اگلے صفحہ پر دیکھیں)

کپڑے کو ناپاک نہ کیجیئے۔" تب مولوی نورالدینؓ صاحب نے اُٹھ کر مولوی محمد حسین صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ یہاں ہمارے پاس بیٹھ جائیں۔ ہر ایک چیز کی حد ہونی چاہیئے۔"

الغرض اس مقدمہ سے اللہ تعالیٰ کے نشانات آفتاب نیمروز کی مانند چمکے۔ اس سے ایک تو حسب پیشگوئی پادریوں کے مکر اور سازش کو اللہ تعالیٰ نے بے نقاب کر دیا۔

دوسرے آتھم سے مطالبہ حلف بوعدہ چار ہزار روپیہ انعام کے جواب میں پادریوں اور آتھم کی طرف سے جو یہ عذر پیش کیا گیا تھا کہ اُن کے مذہب میں قسم کھانا حرام ہے اور بقول ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ایسا ہی حرام ہے جیساکہ مسلمانوں کے نزدیک سوُر کا گوشت کھانا حرام ہے باطل ثابت ہو گیا۔ اور ان پادریوں نے خود اپنی طرف سے عدالت میں مقدمہ لے جا کر قسمیں کھا کر بیانات دیئے جس سے ظاہر ہو گیا کہ آتھم کا مطالبۂ حلف کے جواب میں اس بنا پر قسم کھانے سے انکار کرنا کہ اُن کے مذہب میں قسم کھانا جائز نہیں اخفاءِ حق کے لئے محض ایک بہانہ تھا۔

تیسرے پادریوں نے عمدًا قدم قدم پر اس مقدمہ میں جھوٹ بولا۔ اور عبدالحمید کو ورغلا کر اور ڈرا دھمکا کر اُس سے جھوٹے بیانات دلوائے جس سے ثابت ہو گیا کہ واقعی پادریوں کا گروہ ہی وہ دجّالی گروہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

چوتھے اس مقدمہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کئی وجوہ سے مماثلت ثابت ہو کر آپ کی صداقت ظاہر ہوئی۔ ان مماثلتوں میں سے سات کا ذکر حضرت

بقیہ حاشیہ۔ "میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہوگا یا کسی اور شخص کی کوشش سے فائدہ ہوگا۔ اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی مخالفت مجھے تباہ کر سکتی ہے۔ میرا بھروسہ تو خدا پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے۔ آپ کو وکیل اس لئے کیا ہے کہ رعایت اسباب ادب کا طریق ہے اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں دیانتدار ہیں اس لئے آپ کو مقرر کیا ہے۔" مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ میں نے پھر کہا کہ میں تو یہی بیان تجویز کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ "نہیں جو بیان میں خود لکھتا ہوں نتیجہ اور انجام سے بے پرواہ ہو کر وہی داخل کرو۔ اس میں ایک نقطہ بھی تبدیل نہ کیا جاوے۔ اور میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ آپکے قانونی بیان سے وہ زیادہ مؤثر ہوگا۔ اور جس نتیجہ کا آپ کو خوف ہے وہ ظاہر نہیں ہوگا بلکہ انجام انشاءاللہ بخیر ہوگا۔ اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ دنیا کی نظر میں انجام اچھا نہ ہو یعنی مجھے سزا ہو جاوے تو مجھے اس کی پروا نہیں کیونکہ میں اُس وقت اس لئے خوش ہونگا کہ میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی۔" (الحکم ۱۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب کے صفحہ ۴۵ - ۴۶ میں کیا ہے۔ اور بعض کا ذکر آپ نے اپنی کتاب کشتیٔ نوح میں بیان فرمایا ہے۔

پانچویں اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی ذلت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا الہام انّی مھین من اراد اھانتك کہ میں اُسے ذلیل کرونگا جو تیری ذلت کا خواہاں ہے نہایت صفائی سے پورا ہوا۔ دیکھو جلد ہذا ص ۳۶-۳۷

پیلاطوس ثانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیپٹن ڈگلس (جو بعد میں کرنل ہوگئے تھے) کے عدل و انصاف کا اپنی متعدد تصانیف میں تعریفی رنگ میں ذکر فرمایا ہے اور انہیں پیلاطوس کا خطاب دے کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے عہد کے پیلاطوس سے زیادہ بہادر اور نڈر اور زیادہ عدل و انصاف کو قائم کرنے والا قرار دیا ہے۔

۱۹۳۹ء میں میں نے یوم تبلیغ کی تقریب پر کرنل ڈگلس کو دارالتبلیغ لنڈن میں اجلاس کی صدارت کے لئے مدعو کیا تھا۔ اور میں نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریریں سُنائی تھیں۔ اور انہوں نے مقدمہ کے واقعات سُنائے تھے۔ چالیس سال سے زائد عرصہ گذرنے کے باوجود آپ کو واقعاتِ مقدمہ یاد تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل کی یاد اُن کے دماغ میں تازہ رہتی تھی۔ آپ نے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ مرزا صاحب کی تصویر کاغذ پر کھینچی اور پھر اس کے بعد مجھے آپ کی فوٹو دیکھنے کا اتفاق ہوا تو بالکل اپنی کھینچی ہوئی تصویر کے مطابق پائی۔ مزید آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر کلارک کی شکل میرے ذہن سے بالکل اُتر گئی ہے اور اس میٹنگ کی صدارتی تقریر میں انہوں نے جماعت احمدیہ سے متعلق فرمایا:۔

"مجھ سے بار بار سوال کیا گیا ہے کہ احمدیت کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے میں اس سوال کا یہی جواب دیتا ہوں کہ اسلام میں روحانیت کی رُوح پھونکنا اور اسلام کو موجودہ زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا ہے۔ میں نے جب ۱۸۹۷ء میں بانیٔ جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی اس وقت جماعت کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

تصویر ۱۹۳۹ء
مولانا جلال الدین شمس امام مسجد لنڈن کرنل ڈگلس (ولیم مانٹیگو)
مسجدلنڈن کے احاطہ میں گفتگو کررہے ہیں۔
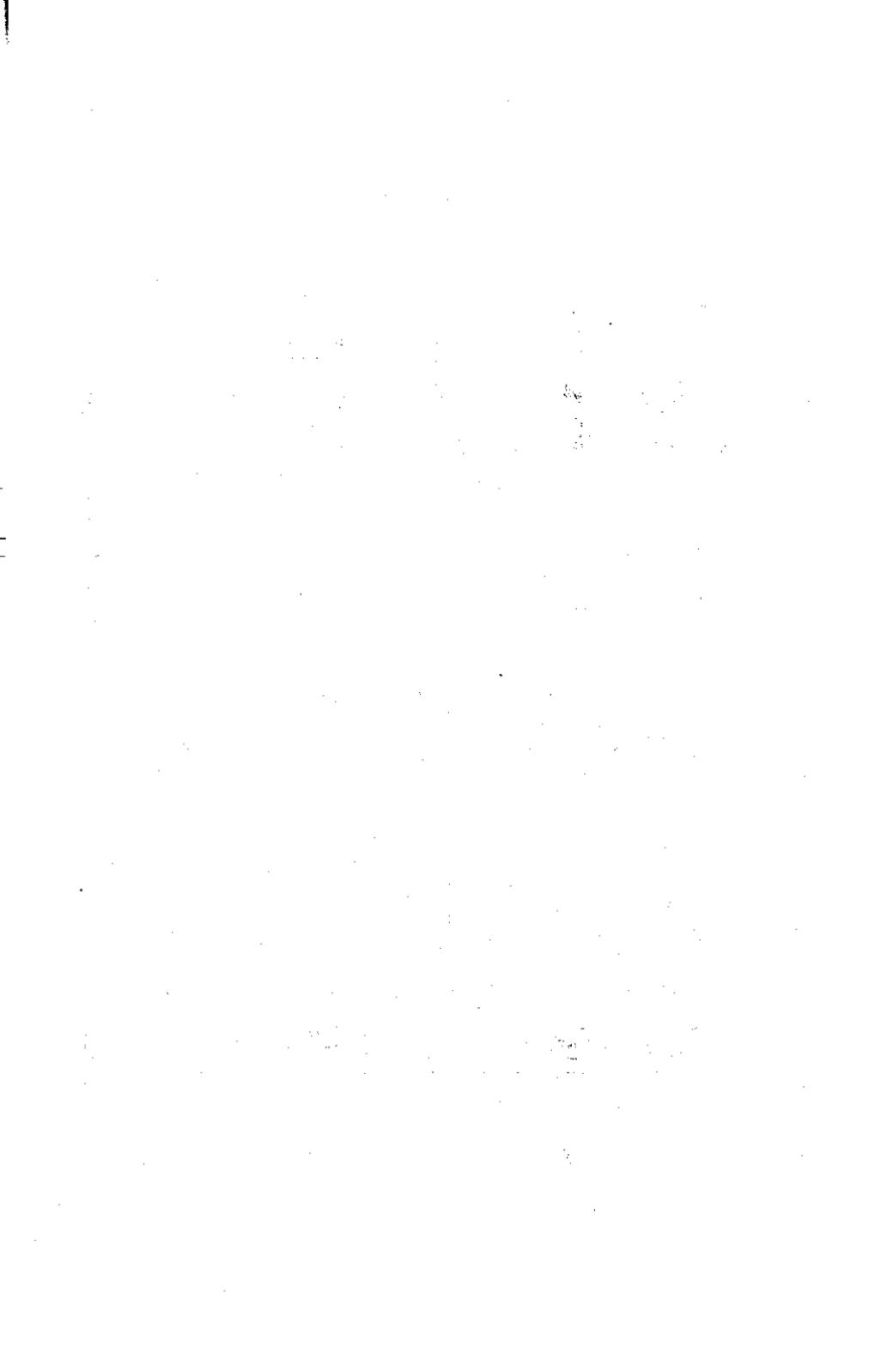
پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہایت شاندار کامیابی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دینگے۔ اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ جائیگی۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء)

کرنل ڈگلس کا ذکر ہماری جماعت میں قیامت تک باقی رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی منصف مزاجی اور بیدار مغزی اور حق پسندی کا ذکر کرکے فرماتے ہیں :-

"جب تک دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچیگی ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا۔ اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اسی کو چنا [1]"

(کشتی نوح ص۵۴)

کرنل ڈگلس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان ریفارمر یعنی مصلح سمجھتے تھے۔

بلین ہزار روپے کا انعام

کتاب البریہ میں آپ نے حضرات علماء کو مخاطب کرکے متحدیانہ طریق سے تحریر فرمایا :-

"کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ نہیں پایا جاتا۔ اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں ....

..... اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤگے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئینگے۔

---

[1] چنانچہ کرنل ڈگلس نے اپنے ایک مکتوب میں جو انہوں نے ۲۹ رجولائی ۱۹۳۹ء کو میرے نام بذریعہ ڈاک بھیجا یہ لکھا ہے کہ "اس مقدمہ کی سماعت امرتسر اور گورداسپور دونوں جگہ ہوسکتی تھی لیکن یہ مقدمہ گورداسپور منتقل کردیا گیا اور اس کی سماعت بٹالہ میں ہوئی۔ چونکہ شہادت جھوٹی تھی اس لئے میں نے مرزا غلام احمد صاحب کو بری کردیا۔" یہ خط اپنی اصل صورت میں کرنل ڈگلس کے اپنے قلم سے لکھا ہوا خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہے۔ شمس

اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی تمام کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔"

(دیکھو حاشیہ ص۲۲۵ جلد ہذا)

آج تک کسی عالم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اور کوئی ایسی حدیث مرفوع متصل نہیں پیش کر سکا جس میں مسیح علیہ السلام کے بجسمہ العنصری آسمان پر جانے اور پھر آسمان سے نازل ہونے کا ذکر ہو۔

البلاغ یا فریادِ درد

۱۸۹۷ء میں ایک عیسائی احمد شاہ نے ایک نہایت ہی گندی اور دلآزار کتاب "امہات المومنین" شائع کی۔ اور اس کا ایک ہزار نسخہ بذریعہ ڈاک ہندوستان کے علماء اور معززین اسلام کو مفت بھیجا گیا تا ان میں سے کوئی اس کا جواب لکھے۔ چونکہ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کی شان میں مؤلف نے سخت توہین آمیز کلمات استعمال کئے تھے اس لئے اس کتاب کی اشاعت سے مسلمانوں میں عیسائیوں کے خلاف سخت اشتعال پیدا ہوا۔ اور مسلم انجمنوں نے اس کا جواب دینے کی بجائے گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل پر میموریل بھیجنے شروع کر دیئے تاکہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور اس کی اشاعت بند کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ پر یہ رسالہ لکھا جس میں مسلمانوں کے طریق کو غیر مفید قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ مناسب یہی ہے کہ ان سب اعتراضات کا جو اس کتاب اور دیگر کتابوں میں پادریوں نے لکھے ہیں تسلی بخش جواب دیا جائے کیونکہ جب ایک کتاب ملک میں شائع ہو کر اپنے بد اثرات پڑھنے والوں کے قلوب میں داخل کر چکی ہے تو اب اس کی ضبطی سے کیا فائدہ۔ اب تو اس کا نہایت ہی نرمی اور تہذیب سے مدلّل اور مسکت جواب ہونا چاہیئے۔ اور آپ نے گورنمنٹ سے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ مناسب ہوگا اگر گورنمنٹ آئندہ کے لئے مذہبی مناظرات میں دلآزار اور ناپاک کلمات کے استعمال کو حکماً روک دے۔ نیز آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ پادریوں کے اعتراضات کا

جواب دینا بھی ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وہی شخص اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے جس میں ذیل شرائط پائی جاتی ہوں۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۷۰۔ ۳۷۵)

یہ کتاب آپ نے مئی ۱۸۹۸ء میں تالیف فرمائی۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور ایک حصہ عربی میں لیکن اس کی عام اشاعت پہلی بار باجازت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔

ضرورۃ الامام

یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہ ستمبر ۱۸۹۷ء میں تالیف فرمایا۔ اور صرف ڈیڑھ دن میں لکھا۔ اس رسالہ کے لکھنے کی وجہ ایک دوست کی اجتہادی غلطی تھی جس پر اطلاع پانے سے آپؑ نے ایک نہایت درناک دل کے ساتھ یہ رسالہ لکھا۔ اُس دوست نے اپنے الہامات اور خوابیں سُنائیں اور ایک خواب ایسا سُنایا جس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ آپ کو مسیح موعود نہیں مانتے اور نیز یہ کہ وہ مسئلہ امامتِ حقّہ سے بے خبر ہیں۔ لہذا آپ کی ہمدردی نے یہ تقاضا کیا کہ امامتِ حقّہ سے متعلق یہ رسالہ لکھیں اور بیعت کی حقیقت تحریر کریں۔ (ص ۴۹۸)

اِس رسالہ میں آپؑ نے یہ بتایا ہے کہ امام الزمان کون ہوتا ہے؟ اور اُس کی علامات کیا ہیں اور اس کو دوسرے ملہموں اور خواب بینوں اور اہلِ کشف پر کیا فوقیت حاصل ہوتی ہے؟
اِس رسالہ کے آخر میں مقدمہ انکم ٹیکس کی روداد بھی درج کی گئی ہے۔

خاکسار
جلال الدین شمس

ربوہ ۲؍دسمبر ۱۹۶۳ء

اِنڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انڈکس روحانی خزائن

جلد —— ۱۳

(بصورت خلاصۂ مضامین)

۱۴ - وآخرین منھم لما یلحقوبھم حاشیہ ۲۵۶

۱۵ - ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن - صـ ۳۱۷

۱۶ - ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن صـ ۳۱۷ و ۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۵، ۳۹۱ و صـ ۴۱۲

۱۷ - لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والذین اشرکوا اذیً کثیرا ..... الی .... عزم الامور - صـ ۳۱۸ و صـ ۳۹۰

۱۸ - لا اکراہ فی الدین - صـ ۳۱۹

۱۹ - افانت تکرہ الناس صـ ۳۱۹

۲۰ - ولا تقف مالیس لک بہ علم صـ ۳۲۶

۲۱ - ان بعض الظن اثم صـ ۳۲۶

۲۲ - ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ..... الی .... واولٰئک ھم المفلحون صـ ۳۹۰ و صـ ۴۱۲

۲۳ - یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون - صـ ۳۹۱

۲۴ - ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین - صـ ۴۲۰

۲۵ - لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ صـ ۴۲۵

۲۶ - واجعلنا للمتقین اماما - صـ ۴۷۲

۲۷ - لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا صـ ۴۷۳

۲۸ - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا و لا تحزنوا الخ صـ ۴۷۳

۲۹ - وکانوا من قبل یستفتحون الخ صـ ۴۷۶

۳۰ - یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم صـ ۴۷۶

۳۱ - اعطیٰ کل شیء خلقہ الخ صـ ۴۷۸

۳۲ - انک لعلیٰ خلق عظیم - صـ ۴۷۸

۳۳ - ربّ زدنی علمًا - صـ ۴۷۹

۳۴ - ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء صـ ۴۷۹

۳۵ - اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم - صـ ۴۹۳

۳۶ - اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم - صـ ۴۹۴

۳۷ - اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ صـ ۵۰۲

۳۸ - لم تقولون مالا تفعلون - کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون صـ ۵۰۴

آسمان

آسمان کی بادشاہت -

دیکھو "دنیا کی بادشاہت"

دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں ۔ بعض بزرگان صاحب خوارق وکرامات کے اسماء۔ صـ ۹۱-۹۲

۳ ۔ زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس پر ہمیشہ کیلئے زندہ خدا کا ہاتھ ہے سو وہ اسلام ہے ۔

۴ ۔ ہماری رُوح یہ گواہی دیتی ہے کہ سچا اور صحیح مذہب اسلام ہے ۔ حاشیہ صـ ۱۵۵

۵ ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن میں یہ تعلیم دی ہے کہ دین اسلام میں اکراہ وجبر نہیں ۔ صـ ۳۱۹

۶ ۔ اسلام پر اعتراضات

(ا) عیسائیوں کی طرف سے دس کروڑ کے قریب مخالفانہ کتابیں اور تین ہزار کے قریب اعتراضات شائع ہو چکے ہیں ۔ صـ ۳۹۲

(ب) مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس وقت تک جسقدر اعتراضات مخالفین اسلام کی طرف سے کئے گئے ہیں اُن کا مجموعہ مرتب کرکے ان کا جواب نرمی اور آہستگی سے بکمال متانت ومعقولیت دیا جائے ۔ صـ ۳۸۲

(ج) مخالفوں کا کوئی ایک اعتراض بھی نہ رہ جائے جس کا ہم کمال تحقیق سے جواب دے کر طالبین حق کی پوری تسلّی اور تشفی نہ کریں ۔ صـ ۳۷۹

(د) اس زمانہ میں اسلام کی حقیقی تائید ان اعتراضات کا جو یورپ اور ایشیا میں پھیلائے گئے ہیں جواب دینے میں اور اسلامی خوبیوں کے انوار اور برکات دکھانے میں ہے اس حد تک کہ اُنکی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اور اُن کے دل مفتریوں سے بیزار ہو جائیں جنہوں نے دھوکہ دے کر ایسے مزخرفات شائع کئے ۔ صـ ۳۸۳

(ھ) مخالف جس مقام کو جائے اعتراض سمجھتا ہے اس کے نیچے بہت سے معارف اور حکمت کی باتیں بھری ہوتی ہیں ۔ صـ ۳۸۱

(و) ہمارا یہ اصول ہونا چاہیئے کہ جب کسی مخالف کے کلام میں گالیاں اور اعتراض جمع ہوں تو اوّل اعتراضات کا جواب دے کر عامۂ خلائق کو دھوکا کھانے سے بچاویں پھر اور امور کی نسبت جو کچھ مقتضائے وقت اور مصلحت کا ہو وہی کریں ۔ صـ ۴۲۸ - ۴۲۹

اشتہارات

۱ ۔ اشتہار واجب الاظہار گورنمنٹ کے ملاحظہ کیلئے نیز اپنے مریدوں کی آگاہی اور ہدایت کے لئے جس میں ڈاکٹر کلارک کے اقدام قتل کے مقدمہ اور اس سے بریت کا ذکر کیا ہے خاندان مسیح موعود کے وفادار گورنمنٹ ہونے کا ثبوت اور ڈاکٹر کلارک کے اس الزام کی تردید کہ آپ کا وجود گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے اور اپنی خدمات کا ذکر ۔ صـ ۱ - ۱۰

۲ - اشتہار جلسہ طاعون مؤرخہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۸ء سے متعلق ص ۳۱۴ نیز دیکھو "طاعون"

۳ - میموریل بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کتاب "امہات المومنین" پر مسلمانوں کے پروٹسٹ سے متعلق - ص ۳۱۵ - ۳۱۹ نیز دیکھو "میموریل"

۴ - اشتہار حسین کامی سفیر سلطان روم

۵ - (ا)، اس میں سفیر روم کے خط کے پُر از افترا امور کا جواب ہے جو اُس نے آپ سے ملاقات کے بعد ناظم الہند لاہور مؤرخہ ۱۵ رمئی ۱۸۹۷ء میں شائع کروایا - ص ۳۲۰ - ۳۲۳

(ب) ترکی سلطنت آجکل تاریکی سے پُر اور شامت اعمال بھگت رہی ہے - سفیر کی درخواست دُعا پر مَیں نے کہا تھا کہ مَیں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں مَیں نے اسے بتایا کہ رومی سلطنت کئی باتوں میں خدا کے نزدیک قصوروار ہے - اُس نے اسے بُرا منایا - مجھ کو اس کی اوّل ملاقات میں ہی دنیا پرستی کی بدبو آئی تھی اور منافقانہ طریق دکھائی دیا تھا - ص ۳۲۰ - ۳۲۱ و ص ۳۲۲

(ج) مَیں نے سفیر رومی سے یہ بھی کہا کہ خونی مسیح اور خونی مہدی کوئی نہیں آئیگا - اور خدا تعالیٰ نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہیگا وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ - اور گورنمنٹ برطانیہ کی بھی تعریف کی - اس کے لئے بہتر تھا کہ میرے پاس نہ آتا - میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اکی سخت بدقسمتی ہے - ص ۳۲۱ - ۳۲۲

(د) حسین کامی کے دو خطوط مشتمل بر درخواست ملاقات اور وہ خط جو ناظم الہند میں آپکے خلاف چھپوایا - ص ۳۲۳ - ۳۲۴

۶ - اشتہار - کیا وہ جو خدا کی طرف سے ہے وہ لوگوں کی بدگوئی اور سخت عداوت سے ضائع ہوسکتا ہے - ص ۳۲۵ - ۳۲۶

اس اشتہار میں مخالفوں کے اس پروپیگنڈے کا جواب دیا گیا ہے کہ گویا آپ سلطان روم اور اس کی سلطنت کے سخت مخالف اور اُسکا زوال چاہتے اور انگریزوں کی حد سے زیادہ خوشامد کرتے ہیں کہ ہم نے سلطان کی شخصی حالت اور اُسکی ذاتیات کے متعلق کبھی بحث نہیں کی - البتہ ترکی گورنمنٹ کے متعلق جو ہمیں خدا داد نور فراست اور تحریک الہام سے باتیں معلوم ہوئیں وہ لکھی ہیں تا رومی لوگ تقویٰ و طہارت اختیار کریں - اور کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کے اندرونی نظام سے متعلق جو ہم نے بیان کیا وہ صحیح ہو - اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازے میں ایسے دھاگے ہوں

جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری مرشت ظاہر کرنے والے ہوں۔

(ب) مسیح موعود ہونیکا ذکر اور اُس کی علامات اور خدا کے تازہ نشانات اور یہ کہ خدا تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرے گا۔ ص ۳۲۸-۳۲۱

۷۔ اشتہار۔ چودھویں صدی کے بزرگ کا قول سُنکر یہ دعا کی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کر دے ورنہ اُس شخص کے پردے پھاڑ دے جو بزرگ کے نام سے اس اخبار میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس عرصہ یعنی یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۸ء تک قادیان آکر مجمع عام میں توبہ کرے تو اُسے معاف فرما تو رحیم کریم ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ دُعا قبول ہوگئی۔ ص ۳۳۱-۳۳۲

۸۔ اشتہار۔ درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر۔ دیکھو "درخواست" ص ۳۳۷ وص ۳۵۷

۹۔ اشتہار برائے استخارہ۔ پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ و صلحاء اور اہل اللہ باصفا سے عزة اللہ جل شانہٗ کی قسم دیکر ایک درخواست۔ دیکھو "درخواست ۲" ص ۳۶۴-۳۶۶

الوہیت

دیکھو "مسیح کی الوہیت"

الہام جمع الہامات

۱۔ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ ص ۱۰۵

۲۔ انّا زینّا السماء الدنیا بمصابیح۔ ص ۱۰۵

۳۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم۔ ص ۱۰۵

۴۔ قد ابتلی المؤمنون۔ ص ۱۱۰

۵۔ انی مع الافواج اٰتیك بغتة۔ ص ۱۱۱

۶۔ خذوا التوحید۔ التوحید یا ابناء الفارس حاشیہ درحاشیہ ص ۱۹۲

۷۔ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل من فارس۔ حاشیہ درحاشیہ ص ۱۹۳

۸۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰه رد علیهم رجل من فارس ذکر اللّٰه سعیه حاشیہ درحاشیہ ص ۱۹۳

۹۔ سبحان اللّٰه تبارك وتعالیٰ زاد مجدك ینقطع اٰباؤك ویبدأ منك۔ حاشیہ ص ۱۷۹

۱۰۔ میں تجھے برکت دونگا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ حاشیہ ص ۱۷۹

۱۱۔ والسماء والطارق۔ حاشیہ ص ۱۹۳

۱۲۔ الیس اللّٰه بکاف عبدهٗ حاشیہ ص ۱۹۴

۱۳۔ چودھویں صدی کے ظہور پر اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ الہام یہ ہوا۔ الرحمٰن علّم القراٰن لتنذر قوما ما انذر اٰباءهم ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل

انی اموت وانا اوّل المؤمنین -
حاشیہ صـ ۲۰۱ و صـ ۵۰۲

۱۴ - القیت علیک محبۃ منی حاشیہ صـ ۳۰۵

۱۵ - انا فتحنا لک فتحا مبینا۔ فتح الولی فتح وقربناہ نجیا اشجع الناس و لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ ... الی ... املوا - اور ان کی تشریح مطابق احادیث نبویہ صـ ۳۰۹ - ۳۱۲

۱۶ - دنیا میں ایک نذیر آیا فی نسخہ صـ ۳۲۹

۱۷ - مجھے بارہا الہام ہوا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں - صـ ۵۰۲

۱۸ - مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائیگا - صـ ۴۹۷

الہامات سے متعلق

ا - الہامات یا خوابیں عام مومنوں کے لئے ایک رُوحانی نعمت ہے - صـ ۴۷۳

ب - بنی نوع کا ایمان تازہ رکھنے کے لئے تازہ الہامات کی ہمیشہ ضرورت ہے صـ ۴۹۳

ج - اس زمانہ میں اکثر فلسفی طبع اور نیچری اور برہمو الہام سے منکر ہیں - صـ ۴۹۰

د - پنڈتوں کی اس تعلیم سے کہ کروڑہا سال سے الہام الٰہی کا سلسلہ بند ہے - ہندوؤں میں سے لاکھوں انسان دہریہ ہوگئے - صـ ۴۹۱

ھ - سکھوں کا فرقہ بھی انہی خیالات کی وجہ سے ہندوؤں سے الگ ہوا - صـ ۴۹۲

و - امت محمدیہ میں کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جن کو الہام ہوتا ہوگا - صـ ۴۷۴

ز - حضرت عمرؓ کو الہام ہوتا تھا - صـ ۴۷۳

ح - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ہزاروں راہب ملہم اور اہل کشف تھے - اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سُنایا کرتے تھے - صـ ۴۷۵ و صـ ۴۷۶

ط - سچے الہام کی دس علامتیں - صـ ۴۸۹

ی - الہام کے تین طبقے - ادنیٰ - اوسط - اعلیٰ - اگر کسی ناواقف اور ناخواندہ کے الہامی فقرہ میں نحوی صرفی غلطی ہو جائے تو نفس الہام قابلِ اعتراض نہیں ہو سکتا - یہ ادنیٰ درجہ کا الہام کہلاتا ہے - صـ ۴۹۹

ک - جیسے جیسے دل کی صفائی بڑھیگی ایسا ہی الہام میں فصاحت اور صفائی بڑھے گی - صـ ۴۹۹ - ۵۰۰

ل - پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عورتوں کو الہام ہوگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے - صـ ۴۷۵

م - میری جماعت میں ملہم اس قدر ہیں کہ بعض کے

الہامات کی ایک کتاب بنتی ہے۔ ص۵۰۰

۵۔ سید امیر علی شاہ ہر ایک ہفتہ کے بعد الہامات کا ایک ورق بھیجتے ہیں۔ ص۵۰۱

۶۔ بعض عورتیں میری مصدق ہیں جنہوں نے ایک حرف عربی کا نہیں پڑھا اور عربی میں انہیں الہام ہوتا ہے۔ ص۵۰۱

امام الزمان

۱۔ اس زمانہ میں اکثر لوگ امامت حقہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ص۴۷۴

۲۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کیلئے قائم کی ہے ص۴۷۴

۳۔ اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرنیوالوں کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے ص۴۷۲

۴۔ صرف تقویٰ اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہیں کہلا سکتا۔ امام کے لئے ایک حقیقت ہوتی ہے جس کی وجہ سے آسمان پر اس کا نام امام ہوتا ہے۔ ص۴۷۲

۵۔ بموجب نص قرآن ہر ایک ملہم اور صاحب رؤیا صادقہ امام نہیں ٹھیر سکتا۔ ص۴۷۳

۶۔ ملہم امام وقت سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ ان کے اکثر الہامات ان کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں اور علوم کا افاضہ ان کے ذریعہ سے نہیں ہوتا۔ اور جب تک امام کی دستگیری افاضہ علوم نہ کرے تب تک خطرے سے امن میں نہیں ہوتا۔ ص۴۷۳

۷۔ امام الزمان کے وقت کسی کو سچی خواب یا الہام ہونا درحقیقت امام الزمان کے نور کا مستعد دل پر پرتو پڑنے کا نتیجہ ہوتا ہے ص۴۷۴

۸۔ امام الزمان کے ساتھ دنیا میں ہزارہا انوار آتے ہیں۔ اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا اور انتشار روحانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ ص۴۷۴

۹۔ ایسا ہی تمام الہی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے۔ ص۴۷۵

۱۰۔ امام الزمان اس شخص کا نام ہے

(ا) جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہوتا ہے۔ اس کی فطرت میں امامت کی ایسی روشنی رکھدیتا ہے جس سے وہ دنیا کے منطقیوں اور فلسفیوں کو مباحثات میں مغلوب کر لیتا ہے۔

(ب) وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے۔

(ج) اس کے جھنڈے کے نیچے آنے والوں کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔

(د) اس کو وہ علوم عطا کئے جاتے ہیں جو رفع اعتراضات اور اسلامی خوبیوں کے بیان کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

(ھ) وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا حامل ہوتا ہے

(و) بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ص۴۷۷

(ز) اس کے زمانہ میں قرآنی معارف کے جاننے اور کمالاتِ افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ صـ ۴۷۹

(ح) اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ صـ ۴۷۹

(ط) صحبت یابوں کو اپنے علوم روحانیہ سے علمی رنگ میں رنگین کرتا اور یقین اور معرفت میں بڑھاتا ہے۔ صـ ۴۸۰

(ی) امام الزمان حامی بیضۂ اسلام کہلاتا ہے اور باغ اسلام کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھیرایا جاتا ہے۔ صـ ۴۸۰

۱۱ - اماموں میں بنی نوع کی فیض رسانی کے لئے قوت اخلاق - قوت امامت یا پیشوائی قوت بسطۃ فی العلم - قوت عزم - قوت اقبال علی الخداء اور کشوف و الہامات کا سلسلہ بکثرت پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ صـ ۴۷۸، صـ ۴۸۳

۱۲ - امام الزمان کی خاصیات

(ا) اس کے صدق و اخلاص، محبت و وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ صـ ۴۸۲

(ب) اس کا اقبال علی اللہ تمام اولیاء کی نسبت زیادہ تیز اور سریع الاثر ہوتا ہے۔ صـ ۴۸۲

(ج) اکثر بذریعہ الہامات خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ صـ ۴۸۳

(د) اس کے الہامات کیفیت کمیت میں حتی الامکان اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں۔ صـ ۴۸۳

(ھ) اس کے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کے لئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ صـ ۴۸۳

(و) اس کی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ صـ ۴۸۳

(ز) امام الزمان الہامی جواہرات کا جوہری ہوتا ہے۔ اس کی صحبت میں رہ کر انسان جلد اصل اور مصنوعی الہام میں فرق کر سکتا ہے صـ ۴۸۹

(ح) امام الزمان کے الہام سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہوتی ہے۔ صـ ۴۹۳

(ط) ظاہری نظام شمسی کی طرح امام الزمان مومنوں کے لئے روحانی نظام کا سورج ہوتا ہے۔ صـ ۴۹۳

۱۳ - امام الزمان کے لفظ میں نبی رسول محدث اور مجدد سب داخل ہیں۔ صـ ۴۹۵

۱۴ - موسیٰ اپنے وقت کا امام الزمان تھا۔ صـ ۴۸۲

۱۵ - اس زمانہ کا امام الزمان میں ہوں - مجھ میں خدا تعالیٰ نے امام الزمان ہونے کی تمام شرطیں اور علامتیں جمع کر دی ہیں۔ صـ ۴۹۵

امامت

امامت کا ترجمہ قوت پیش روی ہے۔ صـ ۴۷۹

امن

امن قائم رکھنے کے لئے نہایت عمدہ طریق یہ ہے کہ تحریروں کا جواب تحریر سے دیا جائے۔ صـ ۴۴۲

امہات المومنین

ا۔ کتاب یعنی دربار مصطفائی کے اسرار کا ذکر ۱۸۹۷ء میں مشن پریس گوجرانوالہ میں چھپ کر شائع ہوئی۔ صـ ۳۴۵ نیز دیکھو "اخبارات"

ب۔ اس رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو گالیاں دی گئی ہیں اور آپ کی سخت توہین کی گئی ہے اُسے ہم اور ہماری اولاد کبھی نہیں بھول سکتی۔ صـ ۳۶۹، ۴۳۵

ج۔ اس کی ہزار کاپی مفت تقسیم کی گئی اور بلا طلب لوگوں کے گھروں تک پہنچائی گئی۔ صـ ۴۳۰

د۔ اس کتاب سے اشتعال پیدا ہوا۔ اس کے تدارک کیلئے بعض نے میموریل بھیجے۔ جو شکست خوردہ ہونیکا اقرار ہے۔ صـ ۳۷۰

ھ۔ یہ حرکت بے صبری کا داغ اپنے اندر رکھتی ہے صـ ۳۸۵، ۴۵۶

و۔ اس کا ردّ لکھنا ہر ایک شخص کا کام نہیں۔ صـ ۳۷۰

ز۔ اس کا جواب لکھنے والے میں دس شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ صـ ۳۷۵

ح۔ موجودہ زہریلی ہوا کے دُور کرنے کے لئے اس رسالہ کے صرف چند اعتراضات کے جواب دینا کافی نہیں۔ صـ ۳۷۶

ط۔ پادریوں کی شصت سالہ کارروائی اور ایسا ہی تمام فلسفی اور طبعی اعتراضات کی ایک فہرست تیار ہو اور پھر ترتیب وار کئی جلدوں میں اس خس و خاشاک کو نابود کیا جائے صـ ۳۹۳

ی۔ اس کام کو ایسا آدمی شروع کرے جو حتّی الوسع ان دس شرائط کا جامع ہو۔ اور ہر ایک جواب قرآن شریف کے حوالہ سے ہو۔ صـ ۳۹۴

انجمن

۱۔ مسلمان انجمنوں کا فرض تھا کہ وہ عیسائیوں کے حملوں کا جواب دیتیں۔ مگر انہوں نے اس کا کوئی بندوبست نہیں کیا۔ صـ ۳۹۲

۲۔ پنجاب و ہندوستان کی مسلم انجمنوں نے موجودہ زہریلی ہوا سے مسلمانوں کے ایمان کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی لائق تعریف کوشش نہیں کی۔ صـ ۳۹۶

انجمن حمایت اسلام

۱۔ اس انجمن کے مقاصد میں سے پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ ان اعتراضوں کا جواب دینگے جو مخالفوں کی طرف سے اسلام پر کئے جائینگے۔ صـ ۳۷۶

۲۔ انجمن موجودہ عیسائیوں کے ان وساوس اور اعتراضات کا جو وہ ساٹھ سال سے پھیلا رہے ہیں جواب دینے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ صـ ۳۷۷

۳ - اس انجمن کا یہی ارادہ ہے کہ رسالہ "امہات المومنین" کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیئے۔ صـ ۳۷۷

۴ - اس نے رسالہ امہات المومنین کی شکایت کے بارہ میں گورنمنٹ میں ایک میموریل بھیج دیا ہے۔ صـ ۳۷۶

۵ - انجمن کا یہ اختیار کردہ طریق ہرگز کامیابی کا طریق نہیں بلکہ تمام اعتراضات کو جمع کرکے نہایت برجستگی سے ایک ایک کا مفصل جواب دینا چاہیئے۔ صـ ۳۷۷

۶ - انجمن نے جو پہلو اختیار کیا ہے وہ خدائی منشاء کے موافق نہیں ہے۔ صـ ۳۲۲

۷ - انجمن کی بے انتہا غلطکاری ممبر انتخاب کرنے کے لحاظ سے۔ صـ ۳۷۷

۸ - یہ انجمن مہمات اسلام میں اپنی رائے سے کچھ نہیں کرتی بلکہ کثرت رائے سے کسی پہلو کو اختیار کرتی ہے۔ یہی غلطی ہے صـ ۴۲۱

۹ - جس قدر ہمیں ہمدردیٔ دین کے جوش سے موجودہ انجمنوں کا کچھ نقص بیان کرنا پڑا ہے وہ معاذ اللہ اس نیت سے نہیں کہ ہم انجمنوں کے تمام ممبروں اور کارکنوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ شخصیات سے ہمیں بحث نہیں۔ صـ ۳۹۶

انجیل جمع اناجیل

۱ - انجیل کی تعلیم نہایت ہی ناقص ہے اس کی ایک دلیل فارقلیط کے آنے کی پیشگوئی ہے صـ ۶۶

۲ - انجیل انسانیت کے درخت کی پورے طور پر آبپاشی نہیں کرسکتی اور اس کی تفصیل کہ تمام قوائے انسانی کے موقعہ پر استعمال کی اس میں تعلیم نہیں۔ صـ ۶۶ - ۶۷

۳ - اعتقاد سے متعلق بھی انجیل کی تعلیم قابل نفرت ہے۔ اور اس کی مثالیں - مثلاً اقنوم ثانی کی خواہش کہ وہ بے گناہ انسان سے تعلق پکڑے جو یسوع سے پہلے کوئی نہ پایا گیا۔ اور اس پر اعتراضات موت - تولد اور لعنت وغیرہ کے۔ صـ ۶۷ - ۶۹

نیز دیکھو عیسائی عقائد اور ان پر اعتراضات

انسانی قویٰ

کوئی انسانی قوت بُری نہیں صرف اس کی بد استعمالی افراط یا تفریط سے بُری ہو جاتی ہے جیسے حسد ہے وہ بصورت غبطہ ہو تو اچھی ہے صـ ۶۷

انکم ٹیکس اور تازہ نشان صـ ۵۰۶

انگریزی عدالت

کپتان ڈگلس نے ڈاکٹر کلارک کے فوجداری مقدمہ میں اور مسٹر ٹی۔ ڈیکسن نے انکم ٹیکس کے مقدمہ میں ہیں انگریزی عدالت اور حق پسندی کے دو ایسے نمونے دیئے ہیں جن کو ہم مدت العمر کبھی بھول نہیں سکتے۔ صـ ۵۱۲ - ۵۱۳

اویس قرنیؓ

اویس قرنی کو الہام ہوتا تھا۔ صـ ۴۷۴

بلعم

ا - بلعم اپنے وقت کا ولی مستجاب الدعوات اور مشرف بمکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ تھا۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ آپڑا تو وہ مقابلہ اس کو ہلاک کر گیا - اور اس فلاسفی کی اسے خبر نہ تھی کہ جب اس شخص سے جو اس سے بڑھ کر ہے اس کا مقابلہ ہوگا تو یہ ہلاک ہوجائیگا - ص ۴۸۲

ب - ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہزاروں بلعم ہلاک ہوئے - ص ۴۸۲

بیعت

بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں - ص ۴۹۸

پ

پادری

ا - دیکھو زیر "عیسائی"

ب - پادریوں کی سخت کلامی اور گالیاں - دیکھو زیر "سخت کلامی"

ج - پادری فنڈل - دیکھو زیر "فنڈل"

د - پادریوں کی تعلیم سے انتہائی ضرر پہنچا ہے۔ ملک میں انہوں نے ایسا زہریلا تخم بو دیا ہے جس سے اس ملک کی روحانی زندگی نہایت خطرناک ہوگئی ہے - ص ۳۸۰

ھ - پادریوں کے حملے دریائے مواج کی طرح ملک میں پھیلے ہوئے ہیں - بعض جگہ ہفتہ وار ایک لاکھ دو ورقہ اسلام کے رد میں نکلتا ہے اور اب تک کئی کروڑ کتاب اسلام کے رد میں عیسائیوں کی طرف سے شائع ہو چکی ہے - ص ۴۱۲

و - ابتداء میں پادریوں نے نرمی اور در گذر کی پالیسی اختیار کی تھی - اُن کے مقابل پر لوگ تقریری مقابلہ میں بہت سختی کرتے بلکہ گالیاں دیتے - اس طرح برداشت سے اپنے وساوس دلوں میں ڈالتے گئے - یہاں تک کہ اس تدبیر سے ہزارہا نو عیسائی ہمارے ملک میں پیدا ہو گئے - ص ۳۷۸

پیشگوئیاں

ا - (ا) انذاری پیشگوئیوں کی اشاعت کے متعلق اصول

اور مخالفوں کا یہ افترا کہ ڈپٹی کمشنر نے ہمیں آئندہ پیشگوئیاں کرنے کی ممانعت کر دی ہے ص ۱ نیز دیکھو "مسیح موعود اور انذاری پیشگوئیاں"

(ب) وعید کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو موقوف کر دے ص ۱/۴

(ج) یہ کہنا کہ سچے نبیوں اور محدثوں کی تمام پیشگوئیاں عوام کی نظر میں صفائی سے پوری ہوتی ہیں بالکل جھوٹ ہے - مثلاً مسیح سے متعلق پیشگوئی کہ وہ بادشاہ ہوگا اور ایلیا کا مسیح سے پہلے آسمان سے آنا - بعض کا حدیبیہ والی پیشگوئی میں شک کرنا

ایک فاضل یہودی کی کتاب اور اس میں مسیح کی نسبت اعتراضات کا ذکر اور یہ کہ مسیح کا ایلیا سے مراد یوحنا لینا اُن کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے۔ ص ۴۱-۴۲

(د) پیشگوئیوں کی تکذیب میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے کہ اکثر اُن پر استعارات غالب ہوتے ہیں۔ ص ۴۳

(ھ) مسیح کی الوہیت ثابت کرنے کیلئے انبیاء کی پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں جو تعلیم انبیاء کے مخالف ہیں۔ اگر تعلیم اور پیشگوئی میں تناقض ہو تو رفع تناقض کیلئے پیشگوئی کی تاویل کرکے تعلیم کے مطابق اور موافق کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ص ۵۱

۲۔(ا) خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں بٹھانے والے عقلمند ذی فہم اولوالعزم خدا اور رسول سے سچی محبت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت پائے جائینگے۔ حاشیہ ص ۲۰۵

(ب) نزول مسیح اور خروج دجّال کی پیشگوئیاں اسلامی تاریخ اور احادیث اور آثارِ صحابہؓ میں اس درجہ تواتر پر ہیں کہ یہ تواتر کسی دوسری پیشگوئی میں پایا نہیں جاتا۔ حاشیہ ص ۲۴۲

(ج) آیت ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذیً کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور میں اس زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے اذیً کثیرًا عظیم الشان ایذاء رسانی کو چاہتا ہے۔ اور سخت گالیاں دی گئیں۔ اس پیشگوئی میں مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ جب تم دلآزار کلمات سے دکھ دیئے جاؤ۔ گالیاں سنو تو اس وقت صبر کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ ص ۳۱۸

(د) خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائیگا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ ص ۳۳۱

(ھ) آخری زمانہ سے متعلق خدا نے خبر دی ہے کہ اس میں مخلوق پرستی کے عقائد دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور عملی حالت بھی خراب ہو جائے گی۔ دنیا کی محبت غالب اور خدا کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ تب خدا پھر اس راستی کے تخم کو نشو و نما دے گا ص ۳۹۷

ت

تائید دین

فانی فی اللہ خدا کی طرف سے تائید دین کے لئے کھڑا ہونے والا ہر دم اوپر سے فیض پاتا ہے۔ اس کو غیب سے فہم عطا کیا جاتا ہے۔ اس کے لبوں پر رحمت جاری کی جاتی ہے۔ اور اس کے بیان میں حلاوت ڈالی جاتی ہے۔ ص ۳۷۳

ترکی گورنمنٹ

ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہیں جو وقت پر ٹوٹنے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہیں۔ ص ۳۲۸

تقریر و تالیف

تقریر و تالیف کے لئے فراغت نفس اور دینی خدمت کے لئے وقف زندگی ضروری ہے۔ ص ۳۷۵

تفسیر

۱۔ ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم اور آیت انی متوفیک ورافعک الیّ میں یہود کے اِس خیال کی تردید کی ہے کہ وہ صلیب پر موت کی وجہ سے ملعون ہوگئے یعنی ان کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوا۔ کیونکہ رفع الی اللہ کی ضد لعنت ہے اور وہ جھوٹے نبی ہیں اس لئے اُن کے مصلوب ہونے کی نفی فرمائی اور یہ کہ اُن کا راستبازوں کی طرح رُوحانی رفع ہوا۔ ص ۲۳-۲۴

۲۔ انی متوفیک ورافعک الیّ ۔ پہلے توفّی پھر رفع رکھا تا دلالت کرے کہ یہ وہ رفع ہے جو راستبازوں کے لئے موت کے بعد ہوا کرتا ہے۔ ص ۲۴

۳۔ بل رفعہ اللہ الیہ ۔ اس آیت میں السماء کا لفظ نہیں بلکہ رفع الی اللہ کا ہے جو ہر مومن کا ہوتا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ کا اختلاف رفع رُوحانی کے بارہ میں تھا نہ کہ رفع جسمانی میں قرآن نے فیصلہ دیا۔ وہ صلیب پر نہیں مرا۔ لہٰذا ملعون نہ ہوا۔ اور نتیجہ بل رفعہ اللہ الیہ نکلا اس طرح یہود اور نصاریٰ کی طرف سے چھ سو برس سے جو لعنت اور عدم رفع کی تہمت اُن پر لگائی گئی تھی اُسے دُور فرمایا۔ اور صعود جسمانی کو نجات اور قرب الٰہی سے کچھ تعلق نہیں ورنہ ماننا پڑیگا کہ بجز مسیح تمام انبیاء نجات اور قرب الٰہی سے محروم ہیں۔ اور لعنت اور رفع کے معنے آیات قرآنی سے۔ ص ۲۲۷ - ۲۳۸

۴۔ فلما توفیتنی سے وفات پر استدلال کہ عیسائی حضرت عیسٰیؑ کی وفات کے بعد گمراہ ہوئے ہیں۔ ص ۲۴-۲۵ و حاشیہ ص ۳۱۹

۵۔ ختم اللہ علی قلوبھم میں مہر لگانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان بدی کرتا ہے تو بدی کا نتیجہ اثر کے طور پر اس کے دل پر اور مُنہ پر خدا تعالےٰ ظاہر کر دیتا ہے۔ اور یہی معنے آیت فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم کے ہیں کہ (الف) اُن کے دل کو حق کی مناسبت سے دُور ڈال دیا۔ ص ۴۷

(ب) معاندانہ جوش کے اثروں سے ایسے بگڑے کہ گویا وہ نہ رہے اور رفتہ رفتہ نفسانی مخالفت کے زہر نے ان کے انوار فطرت کو دبا لیا۔ ص ۴۸

۶۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی (الف) جو شخص اس دنیا میں خدا کو دیکھنے سے بے نصیب ہے، وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا ص ۶۵

(ب) یعنی خدا کے دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے حواس اسی جہان سے ملتے ہیں۔ جس کو اس جہان میں

جماعت کی تعداد

ہماری جماعت اس وقت دس ہزار سے کم نہیں اور ہر سال کم از کم تین چار سو آدمی جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ص ۴۶۲

جماعت کو نصائح

۱۔ آئندہ مباحثات میں سخت اور فتنہ انگیز الفاظ سے پرہیز کریں اور صالح اور بے شر انسان بن کر پاک زندگی کا نمونہ دکھائیں۔ جو ایسا نہیں کریگا وہ ہماری جماعت کے سلسلہ سے باہر متصور ہوگا۔ ص ۱۳

۲۔ تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں:-

اوّل خدا تعالیٰ کے حقوق یاد کرکے اس کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہنا۔

دوم تمام بنی نوع کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آنا۔

سوم گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو جان و مال کی محافظ ہے اسکی سچی خیر خواہی کرنا اور مخالف امن امور سے دور رہنا۔ ص ۱۴

۳۔ (الف) ہر قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ گالیوں اور سخت گوئی پر اگر کوئی صبر نہ کرسکے تو عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے۔ لیکن سختی کے مقابل پر سختی کرکے کوئی فساد پیدا نہ کریں۔ اگر کوئی ایسا کرے تو ایسے شخص کو ہم جماعت سے خارج کرتے ہیں۔ ص ۱۷

(ب) کسی آزار اٹھانے کے وقت حکام سے استغاثہ کرو۔ اگر معافی درگذر اور صبر سے کام لو تو یہ تمہارے لئے استغاثہ کی نسبت بہتر طریق ہے۔ ص ۳۱۲-۳۱۳

ج

چندہ

عیسائیوں وغیرہ کے اعتراضات کے جواب شائع کرکے مفت تقسیم کے لئے امراء اور دولتمندوں اور ہر ایک طبقہ کے مسلمانوں سے ایک رقم کثیر بطور چندہ جمع ہو اور کسی ایک امین کے پاس حسب صوابدید اس کمیٹی کے جو اس کام کو ہاتھ میں لے وہ چندہ جمع رہے اور حسب ضرورت خرچ ہوتا رہے ص ۳۹۵

چولہ صاحب

ا۔ چولہ صاحب میں باوا صاحب یہ لکھ گئے ہیں کہ اسلام کے سوا کوئی مذہب سچا نہیں ہے۔ ص ۴۹۲

ب۔ چولہ صاحب باوا صاحب کے ہاتھوں کی یادگار خالصہ صاحبوں کے ہاتھ میں ہے ص ۴۹۲-۴۹۳

چیلنج

اگر کوئی یہ ثابت کرے کہ یہ تمام سخت گوئیاں جو پادری فنڈل سے شروع ہوکر امہات المومنین تک پہنچیں۔ یا جو اندرمن سے ابتداء ہوکر لیکھرام تک ختم ہوئیں میری ہی وجہ سے برپا ہوئی تھیں تو میں ایسے شخص کو تاوان کے طور پر ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہوں۔

ص ۳۸۸

یعنی سائنسدانوں میں - اور ان کا تعلیمیافتہ مسلمانوں پر اثر -

ج - درحقیقت دجّال پادری اور یورپین فلاسفر ہیں - اور یہ دونوں دجّال معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھاتا جاتا ہے - عوام کو پادریوں کے دجل کا زیادہ خطرہ ہے اور خواص کو فلاسفروں کے دجل کا اور ان امور کی تشریح -
حاشیہ ص ۲۴۳ - ۲۵۴

درخواست ۱؎

۱ - بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ
ص ۳۳۷ - ۳۵۷

۲ - اس درخواست میں ترقی جماعت کا ذکر کر کے وجۂ تحریر درخواست یہ لکھی ہے کہ ایک تو نئے فرقہ کے اندرونی حالات کے علم کی گورنمنٹ کو ضرورت ہوتی ہے - دوسرے اس فرقہ کے مخالف خلاف واقعہ مفتریانہ مخبریاں اس فرقہ کے خلاف گورنمنٹ کے پاس کرتے ہیں - مجھے متواتر اس کے متعلق خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بوجہ اختلاف عقیدہ و بغض و حسد ایسا کر رہے ہیں تا کہ وہ اُسے بدظن کریں اس لئے گورنمنٹ کی اطلاع کے لئے بعض ضروری امور لکھنا ضروری خیال کیا گیا - ص ۳۳۷ - ۳۳۹

۳ - خاندان کا ذکر کہ وہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ رہا ہے - اور اس کی تائید میں کمشنروں کی چٹھیاں اور مسٹر لیپل گریفن کا اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں آپ کے خاندان کا ذکر کرنا - اور یہ کہ آپ کے والد صاحب اُن کرسی نشینوں میں سے تھے جو ہمیشہ گورنری دربار میں عزت کے ساتھ بلائے جاتے تھے - ص ۳۳۷ - ۳۳۹

۴ - (ا) اپنی تحریروں اور تالیفات کا ذکر جن میں آپ نے گورنمنٹ کی تعریف کی - لیکن ان متواتر خدمات کا اپنے حکّام کے پاس بھی کبھی ذکر نہ کیا کیونکہ مَیں نے کسی صلہ یا انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ محض حق بات ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا اور ان تکالیف اور مصائب کا ذکر جو سکھوں کے ایّام میں آپکے خاندان کو پہنچیں - گورنمنٹ کے احسان کا ذکر کہ ہم نے اس جلتے ہوئے تنور سے خلاصی پائی -
ص ۳۳۹ - ۳۴۱

(ب) یاد دہانی کے طور پر ان کتابوں اور اشتہارات کا مع صفحات کے ذکر جن میں گورنمنٹ کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا گیا ہے - کیا انہیں پڑھکر کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ایسا شخص گورنمنٹ کا خیرخواہ نہیں؛ اسوجہ سے بھی میری اور میری جماعت کی تکفیر اور ایذا دہی کی گئی - ص ۳۴۱ - ۳۴۳

(ج) باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا وفادار یہی فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے

کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں۔ اور تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اول درجہ کے خیر خواہ پائیگی۔ ص۳۴۳ و ص۳۴۸

۵ ۔ یہ فرقہ جدیدہ جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلحکاری کے ہیں کہ اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ شرائط بیعت کا ذکر۔ اور اس عقیدہ کا کہ ہم خونی مہدی کے قائل نہیں اور جنگوں کے خلاف ہیں۔ میرے بڑے اصول پانچ ہیں جن میں سے ایک گورنمنٹ کی اطاعت ہے اور اس کی تفصیل۔ ص۳۴۶ - ۳۴۸

۶ ۔ چوتھی گذارش کہ میری جماعت میں جو لوگ داخل ہیں وہ سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز یا اس ملک کے نیک نام رئیس، تاجر وکلاء ۔ نو تعلیمیافتہ ۔ علماء و فضلاء، شرفاء وغیرہ ہیں۔ اور خاندانی خدمات کا ذکر اور معزز افرادِ جماعت کے اسماء کا ذکر۔ ص۳۴۸-۳۵۷

درخواست ۲

پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا سے حضرۃ عزۃ اللہ جل شانہٗ کی قسم دیکر ایک درخواست۔

چودھویں صدی کے سر پر اصلاح خلق اللہ کیلئے مجدد ہونے کا دعویٰ اور یہ کہ عیسائی فتنہ کے پیش نظر اس کا نام مسیح موعود ہے جس کے ہاتھ پر کسرِ صلیب مقدر ہے ۔ اور کشفی حدیث کی صحیح تشریح اور مسیح ناصریؑ کے رفع آسمانی کی حقیقت ۔ اور یہ کہ وہ مصلوب ہو کر لعنتی نہیں ہوا ۔ نقلی شہادت کے بعد عقلی شہادت کہ اس کی نظیر کوئی موجود نہیں ۔ اور نزولِ ایلیا کی مثال ۔ اور کشفی اور الہامی گواہی کہ عیسٰیؑ فوت ہو گئے ہیں پیش کر کے بطور اتمام حجت یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہند و پنجاب کے تمام مشائخ و فقراء و صلحاء مردانِ باصفا کو اللہ جل شانہ کی قسم دیکر درخواست کی ہے کہ وہ میرے اور میرے دعویٰ کے بارے میں دعا ۔ تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں ۔ پھر اگر ان الہامات اور کشوف اور رؤیائے صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں کثرت اس طرف نکلے کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے تو بے شک مجھے ایسا کہا جائے ۔ لیکن اگر کثرت اس طرف ہو کہ یہ عاجز منجانب اللہ اور اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا کہ میری پیروی کرے اور تکفیر و تکذیب سے باز آوے ۔ اسی طرح صالحہ عفیفہ عورتوں سے بھی یہی درخواست ہے ۔ ص۳۶۴ - ۳۶۶

دُعا

ا ۔ منصف ۔ عادل ۔ پوری تحقیق کے بعد احکام صادر کرنے والے حکام کیلئے دُعا ۔ ص۳

ب ۔ استجابتِ دُعا کی خاص حالت میسر نہ ہو تو دُعا کا قبول ہونا ضروری نہیں ۔ وہ حالت

یہ ہے کہ کسی کی نسبت نیک دُعا یا بد دُعا کے لئے اہل اللہ کا دل چشمہ کی طرح یکدفعہ پھُوٹتا ہے اور فی الفور ایک شعلہ نور آسمان سے گرتا اور اُس سے اتصال پاتا ہے - اور اخبار چودھویں صدی والے بزرگ کی نسبت بد دعا کے وقت آپ کی حالت کی کیفیت - صہ ۳۳۲-۳۳۳

ج - خوارق اور معجزات کے منکرین کو زیر کرنے کیلئے اُمت محمدیہ کے وہ بندے مخصوص ہیں جن کی دعاؤں کے ذریعہ سے کوئی نشان ظاہر ہو سکتا ہے - صہ ۳۷۵

دمشق

مسیح موعود کے دمشق کے شرقی منارہ کے پاس نزول سے جو ایک رُوحانی نزول ہے مراد یہ ہے کہ دمشق کے شرقی منارہ تک اپنے انوار دکھلائے گا - چونکہ دمشق تثلیث کے خبیث درخت کا اصل منبت ہے اس لئے فرمایا کہ مسیح موعود کا نور تثلیث کے مسقط الرأس تک پھیلے گا - صہ ۳۵۹ - ۳۶۰

دنیا

ا - مجھے دنیاداروں اور منافقوں کی ملاقات سے اس قدر بیزاری اور نفرت ہے جیسا کہ نجاست سے -

ب - آسمان کی بادشاہت کے آگے دنیا کی بادشاہت اسقدر بھی مرتبہ نہیں رکھتی جیسا کہ آفتاب کے مقابل پر ایک مرا ہوا کیڑا - صہ ۳۲۰

ج - زمین کی سلطنتیں میرے نزدیک ایک نجاست کی مانند ہیں - اور خدا کو ڈھونڈنے والے ہرگز دنیا کو عزت نہیں دیتے - صہ ۳۳۵

د - کسی سفلی عظمت اور بادشاہت کو اپنے لئے بُت نہیں بنائیں گے - صہ ۳۳۵

دیانند

ا - پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش تالیف کر کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا - صہ ۴۱۹

ب - پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کر کے عام جلسوں میں سخت گوئی کی - سناتن دھرم والے بھی اس کی زبان سے محفوظ نہ رہ سکے - صہ ۴۱۹ - ۴۲۰

ج - اُس نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ جسقدر پنجاب اور ہندوستان میں گذشتہ آٹھ سو برس سے ہندو خاندان مسلمان ہوئے ہیں اُن سب کی اولاد کو پھر ہندو بنایا جائے - صہ ۴۲

دین

تمام امور جو تکمیل انسانیت کیلئے ضروری ہیں - جو باتیں انسان کو وحشیانہ حالت سے پھیر کر حقیقی انسانیت یا عام انسانیت سے ترقی دے کر حکیمانہ زندگی یا اس سے ترقی دے کر فنا فی اللہ کی حالت تک پہنچاتی ہیں انہی باتوں کا نام دوسرے لفظوں میں دین ہے صہ ۸۹

ڈ

ڈگلس

ایم۔ڈبلیو۔ڈگلس ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی تعریف۔بیدار مغز۔محنت کش منصف مزاج حق پسند۔خدا ترس۔انہوں نے عبدالحمید کے بیان اور اس کے پانچ تائیدی گواہوں کے بیان پر اعتبار نہ کرکے اپنے حق پسند کانشنس کی آواز پر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مزید تحقیقات کا حکم دے کر اصل حقیقت معلوم کرلی۔

ص ۳۰۱ نیز دیکھو "لیمارچنڈ"

ر

راستباز

ا۔ راستبازوں پر بداندیشوں کے حملے قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ مگران کے منصوبوں سے انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔مسیح علیہ السلام اور یہود کی مثال۔ ص ۱۹-۲۰ و ص ۲۵ نیز دیکھو "مسیح علیہ السلام"

۲۔ اسی طرح موسیٰؑ کو فرعون کے شر سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنان مکّہ کے ہاتھوں سے بچایا۔ اور اس کی تفصیل۔

ص ۲۵-۲۷

۳۔ راستباز کا نشان اور اس کا مؤید ہونا اس وقت لوگوں پر کھلتا ہے جب اس کی آبرو یا جان لینے کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ راستباز پر مصیبت خدا تعالیٰ اسے ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کی تائید میں اپنی قدرتیں اور غیبی تائیدیں ظاہر کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ ص ۲۶-۲۷

رپورٹ

نقل رپورٹ منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ

ص ۵۱۳

رحم

جو لوگ گم گشتہ انسانوں کو رحم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اُن کے بڑے حوصلے اور اُن کی ہر ایک حرکت اور ارادہ۔صبر اور بُردباری کے رنگ سے رنگین ہونا چاہیئے۔ ص ۳۸۹

رفع

ا۔ قرآن شریف میں ہر ایک جگہ رفع سے مراد رفع روحانی ہے۔ اور آیت رفعنٰہ مکاناً علیًا میں بھی رفع روحانی مراد ہے۔

حاشیہ ص ۲۳۷

ب۔ تمام مومنوں اور رسولوں اور نبیوں کا مرنے کے بعد رفع روحانی ہوتا ہے۔کافر کا نہیں۔ لا تفتح لھم ابواب السماء میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ حاشیہ ص ۲۳۷

ج۔ مسیح کے رفع جسمانی کا کوئی ثبوت نہیں۔جب عیسائی مانتے ہیں کہ صلیبی موت کے بعد انکی روح جہنم میں گئی تو پھر رفع بھی لازمی طور پر روح کا ماننا پڑیگا۔حاشیہ ص ۲۶۴-۲۹۰

نیز دیکھو ص ۳۵۹-۳۶۳

۴ - حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت علماء کی گالیاں ص ۱۴۶ - ۱۵۰

۵ - اگر عدالت کی کارروائی مجبور نہ کرتی اور ڈاکٹر کلارک ہم پر عیسائیوں کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرنے کا جھوٹا الزام نہ لگاتے تو ہم یہ زہر آمیز کلمات مخالفین اسلام کے ہرگز نقل نہ کرتے۔ چونکہ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے ہم سے اُس الزام کا جواب نہ لیا تھا اور پادریوں کی سخت کلامی کا انہیں علم نہ تھا اسی دعوکا کی بنا پر انہیں نوٹس بھی لکھنا پڑا۔ ص ۱۵۲-۱۵۳

۶ - سختی نرمی ایک ایسی شے ہے کہ اس کی حقیقت مقابلہ ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ ص ۱۵۳

۷ - جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً نصیحت کہ وہ طریقِ سخت گوئی سے اپنے تئیں بچاویں اور غیر قوموں کی باتوں پر صبر کرتے ہوئے معقول اور نرم الفاظ میں جواب دیں۔ ص ۳۱۲

۸ - مہذبانہ سختی میں حکمت - اگر دیسی پادریوں کے دلآزار حملوں اور توہین آمیز کتابوں کے جواب میں کسی قدر مہذبانہ سختی استعمال میں نہ آتی۔ تو بعض جاہل خیال کرتے کہ گورنمنٹ پادریوں کی رعایت کرتی ہے۔ مگر اب بالمقابل کتابوں کے شائع ہونے سے وہ اشتعال جو پادریوں کی تحریروں سے ہو سکتا تھا اندر ہی اندر دب گیا اور معلوم ہو گیا کہ گورنمنٹ نے اپنی رعایا کو آزادی کا حق برابر طور پر دیا ہے۔ کتاب امہات المومنین اور اس کے ایک ہزار نسخوں کا مسلمانوں میں مفت تقسیم کئے جانیکا ذکر۔ ص ۳۴۴-۳۴۵

۹ - گورنمنٹ کی خدمت میں عرض

(الف) کہ اس قدر آزادی کا بعض دلوں پر اچھا اثر نہیں ہوتا اور سخت الفاظ کی وجہ سے قوموں میں تفرقہ نفاق بغض بڑھتا جاتا ہے۔ اور اخلاقی حالت پہ بھی اس کا بُرا اثر ہوتا ہے۔ ص ۳۴۴ - ۳۴۵

(ب) باوجود مساوی آزادی کے مسلمانوں کا مذہب اسلام کسی مقبول القوم نبی کو بالخصوص حضرت عیسیٰؑ کو بُرا کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے فتنہ انگیزی کو روکنے کے لئے یہ تدبیر ہونی چاہیئے کہ ہر فریق دوسرے فریق پر حملہ کئے بغیر اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ اگر ایسا کیا جائے تو چند سال میں کینے اور بغض کی بجائے محبت پیدا ہو جائیگی۔ ص ۳۴۶

۱۰ - کوئی منصف جس نے عماد الدین اور اندرمن اور کنہیا لال کی کتابیں اور دیا نند سرسوتی کی ستیارتھ پرکاش پڑھی ہے ہم کو ایک ذرہ الزام نہیں دے سکتا۔ جو کچھ ہماری کتابوں میں بطور مدافعت لکھا گیا ہے۔ ان کی تحریرات کی سخت گوئی نے ہمیں مجبور کیا۔ ص ۳۸۶-۳۸۷

۱۱ - ہم نے جواب کے وقت نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پاکر مصلحت آمیز سختی اختیار کی۔ ص ۳۸۵

۱۲ - اس اعتراض کا جواب کہ اگر حضورؑ نے سرمہ چشم آریہ نہ لکھا ہوتا تو پنڈت لیکھرام تکذیب براہین احمدیہ میں سخت گوئی نہ کرتا۔ ص ۴۱۷

سر سید احمد خان

۱ - سر سید احمد خان بہادر زیرک اور فراست رکھنے والا آدمی تھا۔ ص ۴۲۵

۲ - انہوں نے نہ صرف پادریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے بلکہ الٰہ آباد کے ایک لاٹ کی کتاب کا بھی ردّ لکھا۔ اور ہنٹر کے الزامات کا بھی جواب دیا۔ اور پھر موت کے دنوں کے قریب اس کتاب امہات المومنین کے کسی قدر حصے کا جواب لکھ گئے۔ ص ۴۰۱

۳ - انہوں نے تمام عمر میں کبھی گورنمنٹ کی خدمت میں کوئی میموریل نہیں بھیجا۔ ص ۴۰۱

۴ - جب ان کو کتاب امہات المومنین کے مضامین پر اطلاع ہوئی تو صرف ردّ لکھنا پسند فرمایا ص ۴۰۲

۵ - سر سید صاحب نے تین باتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موافقت کی (۱) مسئلہ وفات مسیح میں (۲) سلطان روم کی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے حقوق کو ترجیح دینے میں۔ (۳) اور کتاب امہات المومنین کی نسبت میموریل نہ بھجوانے میں۔ ص ۴۰۲

نیز دیکھو "مسیح موعود اور سخت کلامی"

سر فلپ سڈنی

سر فلپ کے ایثار کا واقعہ جو اُس نے زخمی سپاہیوں کو پانی کا پیالہ بجائے خود پینے کے اُسے دے دیا ص ۹۶

سرمہ چشم آریہ

سرمہ چشم آریہ میں کوئی سخت لفظ نہیں ہے۔ یہ مباحثہ ہے جو نہایت متانت اور تہذیب سے ہوا تھا۔ ص ۴۱۸

سفیر سلطان روم

دیکھو "اشتہارات"

سکھ

ا - سکھوں کا فرقہ اس وجہ سے ہندوؤں سے الگ ہوا کہ ہندو مت میں الہام کا سلسلہ بند ہے ص ۴۹۲

ب - خالصہ کا گروہ وید کو نہیں مانتا۔ اُن کو گوروؤں کی طرف سے ہدایت ہے کہ وید کو ہرگز نہ مانیں۔ ص ۴۹۲

سوانح نویسی

ا - سوانح نویسی سے اصل مطلب یہ ہے کہ تا اس زمانے کے لوگ یا آنے والی نسلیں ان لوگوں کے واقعات زندگی کو اپنائیں۔ اور اس غرض کیلئے

محبت پیدا ہو جائے گی۔ ص ۳۴۶

صلیبی موت

۱۔ توریت میں لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر کھینچا جائے وہ لعنتی ہے۔ حاشیہ ص ۲۲۱ و ۲۶۷

۲۔ بنی اسرائیل میں قدیم سے جرائم پیشہ اور قاتلوں کو بذریعہ صلیب ہلاک کرنے کی رسم تھی۔ اس مناسبت سے صلیبی موت لعنتی موت شمار کی گئی تھی۔ حاشیہ ص ۲۳۱ - ۲۳۲

۳۔ لعنتی موت مان کر یسوع کیلئے صرف تین دن تک لعنت کو ماننا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ توریت میں کوئی ایسی تخصیص نہیں کہ اوروں کے لئے تو صلیبی موت ابدی لعنت ہے اور یسوع کے لئے صرف تین دن کیلئے۔ ص ۲۷۹ - ۲۹۰ و ص ۳۶۰ - ۳۶۱

ط

طاعون

جلسہ دربارہ ہدایات طاعون قادیان میں منعقد ہوا۔ تا جو ہدایات گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوئی ہیں مع طبی و شرعی فوائد کے جماعت کو سمجھائی جائیں۔ جماعت بنی نوع کی سچی ہمدردی اور گورنمنٹ کی ہدایات کی دل و جان سے پیروی کرکے اپنی نیک ذاتی نیک عملی کا نمونہ دکھائے اور کوشش کرے کہ دوسرے بھی ان ہدایات کے پابند ہوں۔ ص ۳۱۴

ع

عبدالکریم (مولوی)

لف۔ مولوی عبدالکریمؓ صاحب وعظ کے وقت قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرتے ہیں۔ ص ۵۰۰

ب۔ حضرت مولوی صاحبؓ کا خط ایک دوست کے نام۔ ص ۵۱۳

عذاب

۱۔ حقیقت عذاب

(الف) نفی راحت کا نام عذاب ہے اور نجات ایجابی چیز ہے۔ جب انسان کی حالت مجری طبعی سے ادھر ادھر کھسک جائے اس اختلال کا نام عذاب ہے۔ یا بالفاظ دیگر جب انسان فطرتی دین سے الگ ہو کر استقامت سے گر جائے تو عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ ص ۸۱

(ب) عذاب دینا خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو انسان کے اپنے ہی فعل سے پیدا ہوتا ہے۔ جیسے آیت نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ میں اشارہ ہے۔ ص ۸۲

۲۔ آسمانی قضاء و قدر اور عذاب سماوی کے رد کرنے کے لئے تقویٰ۔ توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز نہیں۔ ص ۳۲۶

۳۔ قوموں پر عذاب گناہوں میں حد سے زیادہ تجاوز کرنے اور خدائی نظر میں سخت ظالم اور مفسد ٹھیرنے پر اس دنیا میں آتا ہے ورنہ محض فسق و فجور اور بت پرستی اور انسان پرستی کی سزا دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد

ایک عالم رکھا ہے ۔ ص ۳۲۷

۳ - لیکن مسلمانوں کو ادنیٰ ادنیٰ قصور کے وقت اِس دنیا میں تنبیہ کی جاتی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے آگے اُن بچوں کی طرح ہیں جن کی والدہ ہر دم جھڑکیاں دے کر انہیں ادب سکھاتی ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اس دنیا سے پاک ہو کر جائیں ۔ ص ۳۲۷

عربی

۱ - عربی عبارتوں کے معانی کا یقینی اور قطعی فیصلہ بہت کچھ علم مفردات و مرکبات پر موقوف ہے ۔ ص ۳۷۱

۲ - عیسائی حملوں کی مدافعت کے لئے بڑا حربہ جو مسلمان کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے وہ علم زبان عربی ہے ۔ ص ۳۷۲

۳ - جو شخص زبان عربی میں طاقت نہیں رکھتا اس کا فہم و درایت قابلِ اعتبار نہیں ۔ ص ۴۰۴

۴ - عربی اور عبرانی کے بہت سے الفاظ کا مقابلہ کرنے سے یہ ثابت ہؤا ہے کہ عبرانی کے چار حصّوں میں سے تین حصّے خالص عربی اس میں مخلوط ہے ۔ ص ۳۷۲

۵ - عربی زبان کا پورا فاضل تین ماہ میں عبرانی زبان میں کافی استعداد حاصل کر سکتا ہے ۔ ص ۳۷۲

عقائد

ا - ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنّت کے قائل ہیں ہمارے مخالف جہالت سے نزولِ عیسیٰ حقیقی طور پر اور ہم بروزی طور پر جیسا کہ تمام متصوفین کا مذہب ہے مانتے ہیں ۔ حاشیہ ص ۲۱۵ - ۲۱۶

ب - میں کسی ایسے مہدی ہاشمی قریشی خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہ سے ہوگا ۔ اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دیگا ۔ میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا ص ۳۴۷

ج - عقلی عقیدے کلّیہ کے رنگ میں ہوتے ہیں کیونکہ قواعدِ کلّیہ سے ان کا استخراج ہوتا ہے ۔ ص ۵۳

علم

۱ - علم دین آسمانی علوم میں سے ہے اور یہ علوم تقویٰ اور طہارت اور محبت الٰہیہ سے وابستہ ہیں ۔ ص ۳۷۲ - ۳۷۳

۲ - علم تاریخ سے دینی مباحث کو بہت کچھ مدد ملتی ہے ۔ ص ۳۷۳

۳ - علم منطق اور علم مناظرہ کے توغل سے ذہن تیز ہوتا ہے اور طریق بحث و استدلال میں بہت ہی کم غلطی ہوتی ہے ۔ ص ۳۷۴

۴ - تجربہ سے یہ بھی ثابت ہؤا ہے ۔ کہ اگر خداداد روشنی طبع اور زیرکی نہ ہو ۔ تو یہ علم کچھ فائدہ نہیں دے سکتا ۔ ص ۳۷۴

۵ - علوم جدیدہ طبعیہ وغیرہ کے پھیلنے سے جو

فساد پیدا ہوا ہے اس سے بہتر تو تعلیمیافتہ دہریوں اور ملحدوں کے رنگ میں نظر آتے ہیں۔ ص ۳۸۰

علماء

۱۔ علماء کی مخالفت اور ضد میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ تا اُن کی رُوحانی امراض جنہیں وہ از راہ مکاری چھپاتے ہیں ظاہر ہوں۔ اُن پر یہ کھلتا جاتا ہے کہ اُن کا وجود طرح طرح کے حسد اور بخل کا مجموعہ اور خود بینی اور تکبر کا سرچشمہ ہے۔ ص ۴۸

۲۔ اکثر علماء میں تباغض اور تحاسد بڑھا ہوا ہے ان کو زیادہ تر دلچسپی تکفیر اور تکذیب سے ہے۔ ص ۳۹۵

۳۔ ہمارے علماء نے تین ہزار اعتراض میں سے اب تک غایت کار ڈیڑھ سو یا پونے دو سو اعتراضات کا جواب دیا ہوگا۔ اور وہ بھی اکثر الزامی طور پر۔ اکثر ردّ لکھنے والوں کی کتابیں ایسی ہیں کہ وہ حقیقی معارف اور علوم حکمیہ کو چھو بھی نہیں گئیں۔ بہت سا حصہ جنگ زرگری میں خرچ کیا گیا ہے۔ ص ۴۱۴

عمادالدین

پادری عمادالدین کے زہریلے اثر کے متعلق ایک محقق انگریز کی شہادت کہ اگر ۱۸۵۷ء کا پھر ہونا ممکن ہے تو اس کا سبب پادری عمادالدین کی تحریریں ہونگی۔ ص ۴۳۱

عمرؓ

حضرت عمرؓ کو الہام ہوتا تھا۔ ص ۴۷۳

علیسیٰؑ

۱۔ ہم لوگ جس حالت میں علیسیٰؑ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیوں کر ہمارے قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں۔ ص ۱۱۹ و ص ۱۵۴

۲۔ خدائی کا منصب علیحدہ کرکے ہم حضرت علیسیٰؑ کو باقی امور میں ایک صادق اور راستباز اور ایسی عزت کا مستحق سمجھتے ہیں جو سچے نبی کو دینی چاہیئے مگر پادری صاحبان ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں۔ ص ۱۵۴

۳۔ اگر قرآن شریف گواہی نہ دیتا تو ہمارے لئے اور ہر محقق کے لئے ممکن نہ تھا کہ علیسیٰؑ کو سچا نبی سمجھتا۔ حاشیہ ص ۱۵۵

۴۔ وفات علیسیٰؑ کا ذکر حاشیہ ص ۲۱۳ و حاشیہ ص ۲۱۹

۵۔ حیات علیسیٰؑ اور اس کے آسمان سے اُترنے پر اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔ آیت فلما توفیتنی اور حضرت ابوبکرؓ کا آیت قد خلت من قبلہ الرسل پڑھنا اور کسی صحابیؓ کا چوں وچرا نہ کرنا دوسرے بزرگوں کے نام جو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ حاشیہ ص ۲۲۰ - ۲۲۲

۶۔ مسیح کے بجسدہ العنصری آسمان پر جانے اور پھر واپس آنے کا عقیدہ فیج اعوج کے زمانہ کے لوگوں کا ہے اور قرآن شریف کے چار مقامات

مخالف ہے :-

اوّل تو قرآن حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا قائل ہے۔

دوسرے کوئی انسان بجز زمین کے کسی اور جگہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون۔

تیسرے کسی انسان کا آسمان پر چڑھ جانا عادۃ اللہ کے مخالف ہے۔ قل سبحان ربی الآیۃ

چوتھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ جیسا حقیقی نبی آپ کے بعد کوئی نہیں آسکتا۔

حاشیہ ص ۲۲۲ - ۲۲۵

۷۔ مسیح کے آسمان پر صعود پھر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نزول وغیرہ عقائد کی وجہ سے ظہور مسیح موعود کی پیشگوئی سے جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہے مسلمانوں کا فرقہ جو نیچر اور قانون قدرت کا عاشق ہو رہا ہے منکر ہوگیا ہے۔ اسی طرح دجال سے متعلقہ پیشگوئیوں سے۔ حاشیہ ص ۲۳۹ - ۲۴۱

نیز دیکھو "دجال"

۸۔ حضرت عیسیٰؑ کے پانچ بھائی تھے۔ ان بھائیوں نے آپ کی زندگی میں آپ کو قبول نہ کیا۔ ص ۳۷۴

۹۔ انجیل کی رو سے یسوع مسیح کا کھاؤ پیو ہونے کا اور یہ کہ نوجوان عورتیں آپ کے ساتھ رہتیں یہ باتیں انجیل سے بطور الزام خصم ہیں۔ ورنہ ہم تو اس کو بزرگ اور پرہیزگار اور نبی مانتے ہیں۔ ص ۴۵۱

۱۰۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مخالفین کے حق میں سخت لفظ استعمال کئے۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔

ص ۴۷۷ - ۴۷۸

عیسائی

ا۔ عیسائیوں پر اتمام حجت۔ پادریوں پر یسوع کی خدائی کے خلاف نقل۔ یعنی تورات اور صحف انبیاء اور عقل کے ذریعہ اتمام حجت کی گئی تیسرے آسمانی نشان ہیں سو اس کا دروازہ بھی ان پر بند ہے۔ پس عیسائی مذہب میں خداشناسی کے تینوں ذرائع مفقود ہیں۔ ص ۵۰ - ۵۴

ب۔ عیسائیوں کو ملزم کرنے کیلئے چار گواہ۔

اوّل یہودی ساڑھے تین ہزار برس سے گواہی دے رہے ہیں کہ ہمیں ہرگز تثلیث کی تعلیم نہیں دی گئی اور نہ کسی نبی نے اس کے متعلق پیشگوئی کی

دوم حضرت یحییٰؑ کے پیرو جو اب تک مسیح کو صرف نبی اور انسان مانتے ہیں۔

سوم عیسائیوں کا موحد فرقہ جن کی بحث قیصر روم نے تثلیث ماننے والوں سے کروائی اور وہ غالب آئے۔

چہارم قرآن شریف کہ مسیح صرف خدا کا نبی ہے علاوہ اس کے ہزاروں راستبازوں کی گواہی

اور اس زمانہ کے عیسائیوں پر گواہی دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ ص ۵۴-۵۵

ج - پادریوں کا دعویٰ کہ پاک باطنی اور پاک روشنی انہی کے حصہ میں آئی ہے اور دوسری قومیں سراسر گناہوں میں مبتلا ہیں۔ ہمیشہ جھوٹا اور خلاف واقعہ ثابت ہوا ہے۔ اور اسکا ثبوت ص ۵۵-۵۹

د - ڈاکٹر کلارک کا انجیل کی تعلیم کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو کے خلاف بلکہ سراسر جھوٹ کی بنا پر مقدمہ اقدام قتل کرنا تا سزا دلائیں۔ ص ۵۶

ہ - حلف اٹھانا - ڈاکٹر کلارک اور دیگر پادریوں کا حلف اٹھانا جبکہ انہیں عدالت نے جبراً انہیں بلایا تھا بلکہ خود مقدمہ کیا اور حلف اٹھائی۔ ص ۵۶-۵۷

و - انجیل کی رُو سے قسم کا جواز ص ۵۶-۵۷

ز - اعتراضات اور نشانات - آتھم لیکھرام۔ مضمون بالا رہا کے نشانات اور ردّ نصاریٰ میں اپنی تالیفات کا ذکر اور ان پر اعتراضات کہ مسیح اگر ملعون ہو گیا تو وہ خدا کا دشمن ہوا - اور ابنیت مسیح پر اعتراض کہ اگر یہ خدا کی عادت ہے تو بہت سے بیٹے ہونے چاہئیں - تا بعض بیٹے جنوں کے لئے اور بعض انسانوں کے لئے اور بعض اس مخلوق کے لئے مصلوب ہوں جو دوسرے اجرام میں آباد ہیں - نیز یہ بات یہود کی تین ہزار برس کی تعلیم کے مخالف ہے - پھر کفارہ پر اعتراض کہ اس سے مقصود یا تو یہ ہوگا کہ گناہ بالکل سرزد نہ ہوں جو باطل ہے یا سب قسم کے گناہوں کی معافی ہے - اس سے شریعت کی پاکیزگی اُٹھ جاتی ہے - اور خدا کے ابدی احکام منسوخ ہو جاتے ہیں - مزید براں اپنے مذہب کے روحانی برکات اور آسمانی نشانات وغیرہ ثابت نہیں کر سکتے - ص ۵۹ - ۶۱

و ص ۱۰۸ نیز دیکھو "مقدمہ"

عیسائیوں کے عقائد اور اُن کا ردّ

۱ - ردّ اس امر کا کہ توحید نجات کے لئے جب تک اقنوم ثانی مجسم ہو کر تولد کی معمولی راہ سے پیدا ہو کر لعنت کی موت نہ مرے کافی نہیں تھی - ص ۶۸

۲ - اس امر کا ردّ کہ اقنوم ثانی کا تعلق یسوع سے پاک ہونے اور پاک رہنے کی شرط سے تھا - اور یہ کہ یسوع کے سوا اور کوئی پاک نہیں ص ۶۸-۶۹

۳ - عیسائیوں کی یہ غلطی بھی ظاہر کی کہ بہشت صرف ایک روحانی امر ہوگا - اور بتایا کہ چونکہ دنیا میں انسان نیکی کرنے یا نافرمانی کی راہ میں رُوح اور جسم دونوں سے کام لیتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے عدل کا تقاضا ہے کہ انسان روحانی جسمانی دونوں طور پر اپنے اعمال کا بدلہ پاوے -

اور انجیل سے بھی بہشت اور دوزخ میں جسمانی لحاظ سے لذت اور عقوبت ہونا ثابت ہے۔ صفحہ ۷۲-۷۳

۴۔ ردّ اس امر کا کہ بغیر کفارہ عدل پورا نہیں ہو سکتا مگر کفارہ سے نہ تو عدل قائم رہا نہ رحم۔ خدا تعالیٰ کا عدل بھی ایک رحم اور اس کی نہایت لطیف تشریح۔ صفحہ ۷۳-۷۴

۵۔ پادریوں کے اس عقیدہ کا ردّ کہ انسان اور تمام حیوانات کی موت آدم کے گناہ کا پھل ہے یہ خیال صحیح نہیں۔

(ا) اسلئے کہ آدم سے پہلے جو مخلوق تھی وہ مرتی تھی۔

(ب) آدم بہشت میں گوشت کھاتا ہوگا

(ج) پانی بھی پیتا ہوگا اور ہر قطرہ میں کئی ہزار کیڑے ہیں یہ سب آدم کے گناہ سے پہلے مرتے تھے۔ صفحہ ۷۴

۶۔ انجیلوں پر اعتراض کہ ان میں مبالغہ آمیز اور جھوٹی باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کی پانچ مثالیں۔ صفحہ ۷۵

۷۔ ایک اعتراض متی وغیرہ انجیلوں پر یہ ہے کہ ان کے لکھنے والوں کا ہرگز یہ دعوٰے نہیں کہ یہ کتابیں الہام سے لکھی گئی ہیں صفحہ ۷۶

۸۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ عیسائی اپنے اصول کے موافق اعمال صالحہ کو کچھ چیز نہیں سمجھتے اور وہ نجات کی تدبیر کفارہ سمجھتے ہیں جو نہ ان کو بدی سے بچا سکا۔ نہ بدی اُن کیلئے حلال ہوئی۔ اور نیکی بھی اپنے اندر تاثیر رکھتی ہے۔ جیسے بدی۔ صفحہ ۷۶

۹۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ کفارہ کا عقیدہ خدا کے قدیم قانون قدرت کے مخالف ہے جس میں ہمیشہ ادنیٰ اعلیٰ کی حفاظت کے لئے مارے جاتے ہیں نہ کہ اعلیٰ ادنیٰ کے لئے۔ صفحہ ۷۷ و صفحہ ۹۵-۱۰۰

۱۰۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ یسوع کو موروثی اور کسبی گناہ سے پاک ماننا غلط کیونکہ اس نے تمام گوشت پوست اپنی والدہ سے پایا تھا جو گناہ سے پاک نہ تھی اور اس کی تفصیل۔ صفحہ ۷۷-۷۸

۱۱۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ عیسائی نجات کا اصل ذریعہ گناہوں سے پاک ہونا مانتے ہیں لیکن گناہوں سے پاک ہونیکا طریقہ بیان نہیں کرتے اور حقیقی پاکیزگی کسی شخص کو مصلوب ماننے سے نہیں مل سکتی۔ صفحہ ۷۸-۷۹

۱۲۔ میں نے پادریوں کے اس دعوٰی کو بھی غلط ثابت کیا کہ قرآن مسئلہ توحید اور احکام میں توریت اور انجیل سے کوئی نئی چیز نہیں لایا۔ اور بتایا کہ

(ا) الٰہیات کا بہت سا حصہ ایسا ہے کہ توریت میں اس کا نام و نشان نہیں۔

(ب) توریت میں توحید کے باریک مراتب کا کہیں ذکر نہیں۔ قرآن میں توحید کے تین مدارج دیکھو زیر "توحید"۔ صفحہ ۸۳

(ج) توریت میں بہشت و دوزخ کا کہیں ذکر نہیں۔ شاید کہیں اشارات ہوں۔

(د) خداتعالیٰ کی صفات کاملہ کا توریت میں کہیں پورے طور پر ذکر نہیں۔ سورۃ اخلاص جیسی توریت سے کوئی عبارت تو نکال کر دکھائیں۔

(ھ) توریت نے حقوق کے مدارج کو پورے طور پر بیان نہیں کیا۔ قرآن نے آیت ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان و ایتاءِ ذی القربیٰ میں بیان کر دیا۔

(و) توریت میں خدا کی ہستی اور اسکی وحدانیت اور اس کی صفات کاملہ کو دلائل عقلیہ سے ثابت نہیں کیا۔ لیکن قرآن نے ان تمام عقائد اور ضرورت الہام اور نبوت کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا۔ اور کسی کی طاقت نہیں کہ ہستیٔ باری تعالیٰ پر کوئی ایسی دلیل پیش کرے جو قرآن میں نہ پائی جاتی ہو۔ ص ۸۴-۸۵

(ز) ضرورتِ قرآن کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ تمام کتابیں توریت سے انجیل تک صرف بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھیراتی ہیں۔ مگر قرآن شریف تمام قوموں اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ہے اور برخلاف توریت و انجیل قرآن کے احکام سے عامۂ خلائق کی اصلاح مدنظر ہے۔ ص ۸۵

۱۳ - انجیلوں پر میں نے ایک یہ بھی اعتراض کیا تھا۔ کہ ان میں بیان کردہ معجزات جن سے یسوع کی خدائی ثابت کی جاتی ہے اس لئے ثابت شدہ نہیں کہ انجیل نویسوں کی نبوت جو مدار ثبوت تھی ثابت نہیں ہو سکی اور نہ ہی اُن میں وقائع نویسی کے شرائط پائے جاتے ہیں۔ اور اُن کی تفصیل ص ۸۵-۸۶

۱۴ - دیگر اعتراضات۔ عقل نہیں مان سکتی کہ مخلوق اپنے خالق کو کوڑے مارے۔ خدا کے بندے اپنے قادر خدا کے مُنہ پر تھوکیں۔ اس کو پکڑیں سولی دیں۔ اور خدا کلبلا کر تمام رات دُعا کرے اور وہ دعا قبول نہ ہو۔ اور یہ کہ خدا بھی عاجز بچوں کی طرح نو ماہ تک پیٹ میں رہے وغیرہ۔ ص ۸۶-۸۷

۱۵ - ایک اعتراض انجیلوں پر یہ تھا کہ انجیل انسان کی تمام قوتوں کی مربی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دیوانی اور فوجداری امور کی سزاؤں سے متعلق اُس میں کوئی تعلیم نہیں۔ قرآن کے احکام ان امور سے متعلق دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن میں سزا یا طریق انصاف کی تفصیل ہے مثلاً دانت کے بدلے دانت وغیرہ۔ دوسرے وہ جن میں صرف قواعدِ کلیہ کے طور پر لکھا ہے تاکہ اگر کوئی نئی صورت پیدا ہو تو مجتہد کو کام آویں جیسے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا۔ جب کسی کی آنکھ نہ ہو یا دانت نہ ہو تو اس وقت

اجتہاد اور استنباط کی ترغیب دی ہے صـ ۸۷-۸۸

۱۶ - ایک اعتراض انجیل نویسیوں پر یہ کیا تھا کہ انہوں نے عمداً یسوع کے تیس سالہ واقعات کا ذکر نہیں کیا - کہ اس کا چال چلن کیا رہا - اس سے خدا نے کیسا معاملہ کیا وغیرہ صـ ۸۹-۹۰

۱۷ - ایک اعتراض یوحنا ۲/۲۰ پر تھا کہ یہود نے کہا - چھیالیس برس میں ہیکل بنائی گئی - حالانکہ یہود کی کتب میں لکھا ہے کہ آٹھ برس میں ہیکل تیار ہوئی تھی -

اسی طرح انجیل یوحنا ۱۳/۳۴ میں لکھا ہے میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں حالانکہ یہ حکم نیا نہیں احبار ۱۹/۱۸ میں موجود ہے -

اس کے مقابلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور حالات زیادہ مستند اور قابل اعتبار ہیں - اور قرآن مجید خود ایک معجزہ ہے - ریلینڈ کی کتاب "اکونٹ آف محمڈن ازم" کا حوالہ - صـ ۹۰-۹۱

۱۸ - ایک اعتراض یہ تھا کہ ایک بڑا محقق شملر یوحنا کی انجیل کے سوا تینوں اناجیل کو جعلی قرار دیتا ہے اور دوسرے محققین کی اناجیل سے متعلق آراء صـ ۹۳

۱۹ - عیسائیوں کے محقق معترف ہیں کہ ایک عیسائی اپنے مذہب کی رو سے انسانی سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا نہ تاجر بن سکتا ہے - کیونکہ امیر بننے اور کل کی فکر کرنے سے منع کیا گیا ہے اور نہ فوج میں داخل ہو سکتا ہے - کامل عیسائی ہے تو شادی بھی منع ہے - صـ ۹۳

۲۰ - پادریوں کے لفظ الوہیم جو اللہ کی جمع ہے تثلیث پر استدلال کا ناقابل تردید جواب بائیبل کے حوالہ جات سے - صـ ۹۳-۹۵

۲۱ - عیسائیوں کے نزدیک جہنم جسمانی آتش خانہ ہے تو باپ نے عدل سے انحراف کرکے بیٹے کو یہ رعائتیں کیوں دیں کہ بجائے ابدی لعنت کے صرف تین دن رکھے اور بجائے جسمانی جہنم کے رُوح کو جہنم میں بھیجدیا - اور دوسرے ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟ حاشیہ صـ ۲۸۹-۲۹۰

۲۲ - عیسائیوں کی اسلام کے خلاف بدزبانی کا بانی پادری فنڈل تھا اور پھر پادری عمادالدین اور پادری ٹھاکرداس کی کتابیں اور نورافشاں کی پچیس سالہ مسلسل تحریریں صـ ۳۱۸-۳۱۹

۲۳ - عیسائیوں کی طرف سے اسلامی نکتہ چینی پر مشتمل کتابوں اور پمفلٹ کی کثرت سے اشاعت کا ذکر - صـ ۴۱۳

۲۴ - پہلے زمانہ کے عیسائی زاہد عقیدۃً موحد اور نرم خو زبانوں کو بدزبانی سے روکنے والے تھے - مگر بعد میں انکی پچھلی پود ایسی ناخلف اٹھی جنہوں نے ان نیک خصائل کو ترک کیا - صـ ۴۵۶

غ

غار ثور دیکھو "ثور"

ک

کتاب

کتاب البریّہ

کتبخانہ

دیکھو زیر "فہرست"

کسرِ صلیب

کشف

کفارہ

کلارک (ڈاکٹر)

کلام

گ

گالیاں

دیکھو زیر "سخت کلامی"

گرنتھ

گرنتھ میں بعض شبدوں کا ماحصل یہ ہے کہ وید کو ہرگز نہ ماننا۔ ص ۴۹۲

گناہ

۱۔ الف) حقیقی علاج جس سے انسان گناہ سے اجتناب کرتا ہے خداشناسی اور اس کی معرفت کاملہ اور یقین کامل ہے جس سے انسان کی متمردانہ زندگی پر موت آجاتی ہے۔ کفارہ مسیح وغیرہ طفلانہ خیالات ہیں۔ ایک فلسفی اور ایک ملہم میں فرق۔ ص ۹۱-۹۴

(ب) حقیقی علاج وہ آنکھ ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھے۔ وہ یقین ہے جو گناہ کی تاریکی سے چھڑادے۔ وہ نور ہے جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اُترتا ہے۔ ص ۹۴-۹۵

۲۔ گناہ جناح سے ہے جس کے معنے میل کرنا اور اصل مرکز سے ہٹ جانا ہے۔ ایسا ہی جرم جرم سے مشتق ہے جس کے معنے کاٹنے کے ہیں۔ پس جرم کا مرتکب اپنے تمام تعلقات خدا تعالےٰ سے کاٹتا ہے۔ یہ جناح سے سخت ہے ص ۷۹

۳۔ گناہ اور غفلت کی تاریکی دُور کرنے کے لئے نُور کا پانا ضروری ہے۔ ص ۸۰

گنہگار

گنہگار کون ہوتا ہے۔ جب کوئی خدا سے اعراض کرکے اس روشنی کے مقابل سے پرے ہٹ جاتا اور اس چمک سے ادھر اُدھر ہو جاتا ہے جو خدا سے اُترتی ہے اور دلوں پر نازل ہوتی ہے اس حالت کا نام خدا کے کلام میں جناح ہے۔ ص ۷۸-۷۹

گورنمنٹ برطانیہ

۱۔ اپنی رعایا کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتی ہے۔ پادریوں کی گالیوں کے خلاف عرضداشت۔ ص ۱۱۹

۲۔ گورنمنٹ کا شکریہ کہ باوجودیکہ مقدمہ پادریوں کی طرف سے تھا مجسٹریٹ ضلع انگریز تھا مگر پادریوں کی ذرہ رعایت نہ کی اور انصاف کا تقاضہ پورا کیا۔ ص ۳۱۰-۳۱۱

۳۔ گورنمنٹ ہر مظلوم کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ ص ۳۱۳

۴۔ ناشکر گذاری ایک بے ایمانی کی قسم ہے۔ ہم منافقانہ تعریف نہیں کرتے اس گورنمنٹ کے پُرامن ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اسی گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا۔ ص ۳۳۴

۵۔ سکھوں کے عہد میں مذہبی آزادی پر پابندی اور دعوت دین اور تائید اسلام سے روکے جانا۔ لیکن گورنمنٹ محسنہ کے عہد میں ایسی مذہبی آزادی حاصل ہوئی کہ بعض خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ گورنمنٹ درپردہ مسلمان ہے۔ ص ۳۴۳-۳۴۴

۶۔ گورنمنٹ برطانیہ کسی کے دینی امور میں مداخلت نہیں کرتی جب تک کوئی ایسا کاروبار نہ ہو جس سے بغاوت کی بُو آوے۔ ص ۴۰۰

اپنے پہلے بیان پر منحصر ہے اس کو رخصت کیا جائے بذات خود تحقیق کی جس سے مقدمہ کی اصلیت ظاہر ہوئی - ص ۲-۳

م

مامور من اللہ

مامور من اللہ کے دعویٰ کا ثبوت تین طور سے ضروری ہے - اوّل نصوص صریحہ سے دوسرے عقلی دلائل اس کے مؤید و مصدق ہوں - تیسرے آسمانی نشان اس مدعی کی تصدیق کریں - ص ۲۹۹

مباحثات یا مناظرات

۱ - مباحثین کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ کسی مذہب پر بیہودہ اعتراض نہ کریں بلکہ علمی رنگ کے ہوں حکیمانہ طرز اختیار کریں اور ایسے اعتراض بھی نہ کریں جو اُن کی کتابوں پر پڑتے ہوں - ص ۱۵-۱۶

۲ - قرآن میں یہ حکم ہے کہ عیسائیوں سے مجادلہ حکیمانہ طریق اور ایسے ناصحانہ طور پر ہونا چاہیئے کہ اُن کو فائدہ بخشے - ص ۳۱۷

۳ - مناظرات مذہبی کرنے یا مخالفوں کے ردّ میں تالیفات کرنے والوں میں دس شرائط کا پایا جانا ضروری ہے - ص ۳۷۰

۴ - مناظرات میں اگر وہ منقولی حوالہ جات پر موقوف ہوں تو فقرات اور الفاظ پر بحث کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور اس سے علمی گواہیاں پیدا ہوتی ہیں - ص ۳۷۱

۵ - اس امر کے محرک اوّل ہم ہی ہیں - کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ مناظرات اور تالیفات کے طریق کو ایسی بے قیدی اور دریدہ دہنی سے روک دیا جائے جس سے قوموں میں نقص امن کا اندیشہ ہو - ص ۳۷۸

۶ - برٹش انڈیا میں ایک کم علم مباحث جو پادریوں کے ساتھ سلسلہ بحث جاری رکھتا ہے وہ اس قدر معلومات حاصل کر لیتا ہے کہ قسطنطنیہ کے ایک فاضل کو بھی وہ باتیں معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ اس ملک میں ایسے مباحثات نہیں کئے جاتے - ص ۴۳۲

مثل (ضرب المثل)

بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک ص ۳۷

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱ - خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - کیونکہ اسکی امت تازہ بتازہ نشان پاتی اور اس کی امت کے اکثر عارف گویا خدا کو دیکھتے ہیں اور یہ درجہ یقین کا دوسری اُمتوں کو حاصل نہیں وہ تاریکی میں پڑی ہیں - حاشیہ ص ۱۵۵

۲ - آپکے معجزات اور نشانات (۱) دو قسم کے ہیں -

اوّل وہ معجزات جو آنجناب کے ہاتھ سے یا آپکے قول یا آپکے فعل یا آپ کی دُعا سے ظہور میں آئے ایسے معجزات تین ہزار

کے قریب ہیں۔

دوسرے وہ معجزات جو آپ کی اُمت کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں ایسے نشان لاکھوں ہیں۔ ہر صدی میں ایسے نشان ظاہر ہوئے۔ اس زمانہ میں اس عاجز کے ذریعہ خدا تعالیٰ نشان دکھا رہا ہے۔

حاشیہ ص ۱۵۴ و حاشیہ ص ۱۵۸

(ب) معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق غیر مسلموں کی شہادت کہ وہ روایتاً نہایت مستند ہیں۔ ص ۹۰-۹۱

۳۔ اس مقدس نبیؐ کے وعظ اور تعلیم نے ہزاروں دلوں میں توحید کی رُوح پھونک دی اور دنیا سے کوچ نہ کیا جب تک ہزاروں انسانوں کو موحد نہ بنا لیا۔ وہ خدا پیش کیا جس کو قانونِ قدرت پیش کر رہا ہے۔ ص ۱۵۴

۴۔ اس کامل اور مقدس نبیؐ کی کس قدر شان بزرگ ہے جس کی نبوت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلوتی رہتی ہے۔ حاشیہ ص ۱۵۶

۵۔ سچا کراماتی جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا۔ اور اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا۔ حاشیہ ص ۱۵۷-۱۵۸

۶۔ محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں۔ آپ کی تعریف میں دو فارسی شعر۔ حاشیہ ص ۱۵۷

محمد حسین بٹالوی

۱۔ عیسائیوں کی کامیابی دیکھنے کا حریص تھا۔ وارنٹ گرفتاری کا سُنکر بہت خوش ہُوا۔ کلارک کا گواہ بن کر آیا۔ بٹالہ کی عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کُرسی پر تشریف فرما دیکھ کر کرسی کا طالب ہُوا اور جھڑکیاں کھائیں اس کی تفصیل۔ ص ۲۷-۳۰

۲۔ بٹالوی کے دو جھوٹ۔

۱۔ اس کو عدالت میں کرسی ملتی ہے۔

۲۔ اس کے باپ رحیم بخش کو بھی کرسی ملتی تھی۔

اُس کی اور اس کے باپ کی حیثیت کا کچھ ذکر اور اس کی کرسی مانگنے سے ذلت۔ ص ۲۳-۲۵ و ص ۳۶-۳۷

۳۔ محمد حسین کے باپ کی اس سے ناراضگی اور اس کے ناگفتنی حالات سے متعلق خطوط اور مولوی غلام علی کے اس کے باپ کو عدالت میں لے جانے کے لئے اکسانے کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کا اُسے عدالت میں لے جانے سے منع کرنا۔ ص ۳۴

۴۔ ایک جھوٹے مقدمہ میں عیسائیوں کی طرف سے گواہی دینے پر محمد حسین پر ہزاروں نیک طینت کا نفرین کرنا۔ اور ایک پیر مرد کا کہنا "مولوی لوگ مشکل سے ایمان سلامت لے جائینگے" ص ۳۵

۵۔ محمد حسین کے بغض کی انتہا اور حاکم کا لکھنا

کہ یہ شخص مرزا صاحب کا سخت دشمن ہے ۔ صـــ ۳۶

۶ ۔ محمد حسین کی گواہی میں دو حکمتیں ۔ اوّل تا اُسکا تقویٰ دینداری اور اسلام کا حال معلوم ہو ۔ دوّم تا کرسی کا مطالبہ کرے اور اس کی ذلت ہو صـــ ۳۶

۷ ۔ لیکھرام کے قاتل کے متعلق اس کا گواہی میں ذکر کرنا اور اس کا جواب ۔ صـــ ۳۷ ـ ۴۰

نیز دیکھو "لیکھرام"

۸ ۔ محمد حسین کی نیت کا فاسد ہونا کبھی آریوں کبھی عیسائیوں کے ساتھ مل کر عداوت کرنا ۔ اور از راہ بخل نشانوں کو قبول نہ کرنا اور گورنمنٹ کو دھوکا دینے کے لئے جھوٹی رپورٹیں کرنا ۔ صـــ ۳۷ و صـــ ۳۹ و ۴۰ و صـــ ۴۷

۹ ۔ محمد حسین کے اعتراض کہ بعض پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں ہیں کا جواب ۔ آتھم اور احمد بیگ سے متعلقہ پیشگوئیوں کا ذکر ۔ صـــ ۴۱

۱۰ ۔ محمد حسین کے پادریوں کے ساتھ اس مقدمہ میں ملنے کی وجہ بھی اس کا میرے مقابل پر عاجز آجانا تھا ۔ لدھیانہ میں قرآن مجید سے حیات مسیح ثابت نہ کر سکا ۔ پھر مجھے جاہل اور اپنے آپکو فاضل قرار دینے کے باوجود میری عربی تالیفات کے مقابلہ میں عربی کی ایک سطر بھی نہ لکھ سکا ۔ پھر آسمانی نشانوں نے اُسے ہلاک کر دیا ۔ پھر کریم بخش لدھیانوی نے اپنے مرشد کی حلفاً پیشگوئی شائع کی کہ غلام احمد قادیان کا مسیح موعود ہوگا ۔ اور لدھیانہ آئیگا اور مولوی مخالفت کریں گے صـــ ۱۰۹ ـ ۱۱۰

۱۱ ۔ محمد حسین کی ذلت سے متعلق الہام ۔ اِنّی مھین من اراد اھانتك کا پورا ہونا ۔ صـــ ۱۱۰

۱۲ ۔ اگر وہ سچائی کا طالب ہوتا اور غربت سے میرے پاس آتا تو خدا تعالیٰ اسے سعادت سے حصہ دیتا ۔ صـــ ۱۱۰

۱۳ ۔ مجسٹریٹ ضلع عیسائی انگریز اور لیپارچنڈ نے باوجود مذہبی رنگ کا مقدمہ ہونے کے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا ۔ نہ تعصب سے کام لیا ۔ مگر افسوس کہ محمد حسین بٹالوی نے مسلمان کہلا کر جھوٹے مقدمہ کی تائید کی اور اُس کی ذلت ہوئی ۔ صـــ ۱۱۳

مخالفین

اَ ۔ آجکل ہمارے متفنی مخالفوں کا یہ طریق ہے کہ جن اعتراضوں کے آج سے چالیس برس پہلے جواب دیئے گئے تھے وہی اعتراض اور پیرایوں میں نئے نئے طرز استدلال سے پیش کرتے ہیں ۔ صـــ ۴۱۴

ب ۔ مخالفین نے جو قرآن شریف کے صدہا مقامات پر اعتراض کئے ہیں ان کا جواب لکھنا گویا قرآن شریف کی پوری تفسیر کو چاہتا ہے ۔ صـــ ۴۱۵

ج ۔ مخالفین کے ردّ میں تالیفات کرنے والے کے لئے دس شرائط کا ہونا ضروری ہے ۔ صـــ ۳۷

مذہب

۱ - مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس کے اصول خدا شناسی پر سب کا اتفاق ہو اور عقل بھی شہادت دے اور آسمانی دروازے بھی اس پر بند نہ ہوں۔ مگر عیسائی مذہب ان تینوں صفات سے بے نصیب ہے۔ اور ان تینوں کا جامع ہے۔ صفحہ ۵۳ - ۵۴

۲ - وہ مذہب جس میں قبولیت کے آثار آسمانی نشانوں سے ظاہر نہیں ہوتے وہ خدا نما نہیں صفحہ ۶۱

۳ - جس مذہب کا مدار قصوں پر ہے اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - یہ کہنا کہ یسوع نے ہزاروں مُردے زندہ کئے ویسا ہی ہے جیسے ہندوؤں کی پستک میں لکھا ہے - مہادیو کی لٹوں سے گنگا نکلی - یا رامچندر نے پہاڑوں کو انگلی پر اٹھا لیا وغیرہ - صفحہ ۶۱

۴ - مختلف مذاہب میں مصالحانہ فضا پیدا کرنے کی تدبیر - صفحہ ۳۴۶ نیز دیکھو "صلح"

۵ - سچے مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ہمیشہ آسمانی نشان دکھلانے والے پیدا ہوتے رہیں - صفحہ ۳۷۵

۶ - مذہب اس زمانہ تک علم کے رنگ میں رہ سکتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کی صفات ہمیشہ تازہ بتازہ تجلی فرماتی رہیں - صفحہ ۴۹۱

مرہم عیسیٰ

۱ - اس کا دوسرا نام مرہم رُسل یا مرہم حواریین ہے یہ مرہم حضرت عیسیٰؑ کی چوٹوں کے لئے بنائی گئی عیسائیوں کی آج سے چودہ سو برس پہلے کی رومی زبان میں کتب میں ذکر موجود ہے اور یہودی مجوسی کتب میں بھی - یہ مرہم الہامی ہے - قرابادین قادری کا حوالہ صفحہ ۲۱ - ۲۲

ب - اس مرہم سے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے کے متعلق بھی ثابت ہو گیا کہ وہ سب قصّہ بے اصل اور بے ہودہ ہے - صفحہ ۲۲

مسیح موعودؑ

۱ - مسیح موعود اور ڈاکٹر کلارک

(ل) ڈاکٹر کلارک نے اپنے بیانات میں جو آپ پر بے جا الزامات لگائے اُن کا تدارک گو بذریعہ عدالت بھی ہو سکتا تھا - مگر میں باوجود مظلوم ہونے کے کسی کو آزار دینا نہیں چاہتا اور ان تمام باتوں کو حوالہ بخدا کرتا ہوں صفحہ ۳

(ب) اس کے الزام کہ گویا میرا وجود گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے کا تفصیلی جواب - خاندان اور اپنے والد کی وفاداری کا ذکر - اور مسٹر لیپل گریفن نے رئیسانِ پنجاب میں اُن کا ذکر کیا ہے - اور انگریزی افسران کی خوشنودی کی چٹھیات کی نقل مع انگریزی ترجمہ اور اپنی تالیفات کا ذکر جن میں آپ نے گورنمنٹ کی تعریف کی ہے - اور حسین کامی سفیر روم سے ملاقات کے وقت گفتگو کا ذکر - اور محمد حسین بٹالوی کا شہادت میں رقم کرنا کہ مدعا علیہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ

اور سلطنت روم کا مخالف ہے ۔ ص ۳-۱۰
وحاشیہ ص ۴-۷

۲ ۔ مسیح موعود اور انگریزی گورنمنٹ

(ا) ۔ میں ایک شخص امن دوست ہوں۔ اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہیں جو میرے مریدوں کی شرط بیعت میں داخل ہے ۔ دیکھو بیعت کی دفعہ چہارم ۔ ص ۱۰
و ص ۱۷-۱۸

(ب) خدا کا احسان ہے کہ ایسی محسن گورنمنٹ کے زیرِ سایہ ہمیں رکھا ۔ ص ۴۰

۳ ۔ مسیح موعود اور انذاری پیشگوئیاں

(ا) بعض اشخاص کی موت وغیرہ کی نسبت پیشگوئیاں ان کی تحریری اجازت کے بعد شائع کیں ۔ مگر ڈاکٹر کلارک نے پھر بھی ان پیشگوئیوں کا ذکر کر کے حق کو چھپایا ۔ اس لئے آئندہ انذاری پیشگوئی کے لئے درخواست کرنے والے کو ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے پیش کرنا ہوگا
ص ۱۰-۱۱

(ب) بعض مخالفوں کا یہ کہنا کہ ڈپٹی کمشنر نے آئندہ پیشگوئیاں خصوصاً انذاری پیشگوئیوں کی ممانعت سراسر جھوٹ ہے ۔ ہمیں کوئی ممانعت نہیں ہے
ص ۱۰

۴ ۔ مسیح موعود اور سخت کلامی ۔

(ا) سخت کلامی کے الزام کا جواب یہ ہے کہ وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں بلکہ وہ تحریریں سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں ۔ جن کا نمونہ اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے ۔ ان کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی ۔ لیکن وہ مخالفوں کی سختی سے نہایت کم ہے ۔ اور دو مصلحتوں کا ذکر ۔ ورنہ ہرگز میری عادت میں داخل نہیں کہ خود بخود کسی کو آزار دوں اور آئندہ مباحثات میں نرمی اور مناسب الفاظ کے استعمال کرنے کا وعدہ اور مریدوں کو بھی تاکید کہ اپنے مباحثات میں سخت اور فتنہ انگیز الفاظ سے پرہیز کریں ۔

(ب) گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ بذریعہ قانون ہر ایک مذہبی گروہ کو سخت الفاظ سے ممانعت کر دے تا کسی قوم کے پیشوا اور کتاب کی توہین نہ ہو اور سوائے مسلّم اور معتبر کتب کے کوئی اعتراض نہ کیا جائے ۔ اور نہ ایسا اعتراض جو اُن کے اپنے مسلّمہ انبیاء اور کتب پر پڑتا ہو ۔
ص ۱۱-۱۳

(ج) مخالفین مذہب کو نوٹس کہ وہ بھی مباحثات میں اپنی روش بدلیں ۔ آئندہ سخت جوش پیدا کرنے والے اور ہتک آمیز الفاظ استعمال نہ کریں ۔ ص ۱۵

(د) عیسائی صاحبوں نے سخت کلامی میں نہایت زیادتی کی ہے ۔ محض حکام کی آگاہی کے لئے اور نیک نیتی سے مخالفین اسلام کے سخت الفاظ درج کئے ہیں اور جماعت کو نصیحت

کا ہے کہ طریقِ سخت گوئی سے اپنے تئیں بچا دیں
اور دوسری قوموں کی باتوں پر ضبط و صبر سے کام
لیں اور معقول اور نرم الفاظ میں جواب دیں۔
ص ۳۱۱ - ۳۱۲

(ھ) میرا یہ مذہب ہے کہ مخالفوں کے ساتھ اپنی
طرف سے سختی کی ابتداء نہیں کرنی چاہیئے۔
اور اگر وہ خود کریں تو حتّی الوسع صبر کرنا چاہیئے
بجز اس صورت کے کہ جب عوام کا جوش
دبانے کیلئے مصلحت وقت پر قدم مارنا
قرین قیاس ہو۔ ص ۳۸۹

(و) میں ہر ایک مسلمان کو کہتا ہوں اور کہوں گا کہ
تم شر کا مقابلہ ہرگز نہ کرو اور خدا کو دکھلاؤ
کہ کیسے ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ ص ۳۵۵

(ز) قرآن شریف میں ہمیں یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ
تم آخری زمانہ میں پادریوں اور مشرکوں سے
دکھ دینے والی باتیں سنوگے اور طرح طرح کے
دلآزار کلمات سے ستائے جاؤ گے اور ایسے
وقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک صبر کرنا بہتر
ہوگا۔ ص ۳۸۴

(ح) حضرت مسیح موعودؑ پر سخت کلامی کا جواب
دیکھو زیر "سخت کلامی"

۵ - مسیح موعود اور دعویٰ ماموریت من اللہ

(ا) جس زمانہ میں لوگوں کا ایمان خدا پر کم ہو
جاتا ہے اس وقت میرے جیسا ایک انسان
پیدا کیا جاتا ہے۔ خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ ص ۱۸

(ب) کوئی انسان خواہ ایشیائی ہو خواہ یوروپین اگر
میری صحبت میں رہے تو وہ ضرور کچھ عرصہ
کے بعد میری ان باتوں کی سچائی معلوم کرلیگا
ص ۱۸

۶ - مسیح موعود اور دنیوی جاہ و جلال

اگر اس مقدمہ اقدام قتل میں مجھے کوئی ذلت بھی
اٹھانی پڑتی تو اس میں کیا حرج تھا۔ خدا کی راہ میں
ہر ایک ذلت اور موت فخر کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے میں اس دنیا کے جاہ و جلال کو
نہیں چاہتا۔ ص ۳۰

۷ - مسیح موعود کی صداقت

(ا) محمد حسین میری نسبت کوئی ایسا کلمہ نہیں کہتا
جو پہلے اس سے خدا کے پاک نبیوں کی نسبت
نہیں کہا گیا۔ ص ۱۴

(ب) حوادث ارضی و سماوی جو مسیح موعود کے
ظہور کی علامات ہیں۔ وہ سب میرے وقت
میں ظاہر ہو گئیں۔ خسوف و کسوف۔ ستارہ
ذوالسنین۔ زلزلے۔ مری۔ عیسائیت کا پھیلنا
اور میری تکفیر وغیرہ۔ حاشیہ ص ۲۹۸ - ۲۹۹

(ج) جس زمانہ۔ ملک۔ قصبہ میں ظاہر ہونا قرآن و
حدیث سے ثابت ہے اور جن افعالِ خاصہ کو
مسیح کے وجود کی علتِ غائی ٹھیرایا گیا ہے اور
جو علامات زمانہ اور جن علوم اور معارف کو
مسیح موعود کا خاصہ ٹھیرایا گیا ہے۔ وہ سب
اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانہ اور

میرے ملک میں جمع کر دی ہیں ۔ مثلاً
وہ سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ میں مماثلت
بلحاظ خلفاء ۔ بنی اسرائیل کے آخر میں تفرقہ
کے وقت ایک حکم کا آنا ۔ اسی طرح آیت
وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں تفرقہ کے
وقت ایک حکم کے آنے کی پیشگوئی ۔
(۲) جیسے موسیٰؑ سے ۱۴۰۰ برس بعد مسیح چودھویں
صدی میں آیا ۔ اسی طرح یہ عاجز بھی چودھویں
صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا
(۳) میرے نام "غلام احمد قادیانی" میں ۱۳ کے
عدد کی طرف اشارہ ہے ۔
ص ۲۵۵ - ۲۵۸

- اسی طرح علامات زمانہ مثلاً صلیبی مذہب کا
دنیا میں پھیل جانا جیسا کہ یکسر الصلیب سے ظاہر
ہے ۔ ممالک مشرقیہ سے مبعوث ہونا ۔ کیونکہ
دجال کے ظہور کی جگہ مشرق بیان فرمائی ہے جو
ہندوستان ہے ۔ حاشیہ ص ۲۵۹ - ۲۶۰
- اسی طرح مہدی کے گاؤں کا نام کدعہ ہونا
جو قادیان کا مخفف ہے ۔ حاشیہ ص ۲۶۱

۸ - شیخ ابن عربیؒ کا کشف فصوص الحکم میں کہ
وہ خاتم الولایت ہوگا اور توام پیدا ہوگا اور
وہ چینی ہوگا ۔ یہ سب امور مجھ میں متحقق ہیں ۔
حاشیہ ص ۳۱۳

۹ - مامور من اللہ کے دعویٰ کے ثبوت تین طور سے
پیش کرنا ضروری ہے ۔

اوّل نصوص صریحہ یعنی وہ دعویٰ کتاب اللہ کے
مخالف نہ ہو ۔
دوسرے عقلی دلائل اس کے مؤید و مصدق ہوں ۔
تیسرے آسمانی نشان اس مدعی کی تصدیق کریں
ان تینوں وجوہ استدلال سے اپنے دعویٰ مسیح موعود
ہونے کا ثبوت اور اس کی تفصیل مثلاً

(ل) یہ کہ آنحضرتؐ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم دو
تھے ۔ دونوں کے حلیے مختلف بتائے ۔
ایک کے ساتھ دجال کا ذکر کیا اور دوسرے
کے ساتھ نہیں ۔ ایک کو احمر کہہ کر شامی
قرار دیا ۔ دوسرے کو گندم گوں کہہ کر ہندوستانی
پھر اس کا صدی کے سر پر بطور مجدد ظاہر ہونا
ہے ۔ اور چودھویں صدی کا سب سے بڑا فتنہ
پادریوں کا ہے اس لئے اس کا کام کسر صلیب
ہے ۔ ص ۲۹۹ - ۳۰۵

(ب) نیز یہ کہ اس کے ظہور سے پہلے زمین ظلم
و جور سے بھری ہوگی اور آگے مہدی عدل
و انصاف سے بھر دیگا ۔ اور روشن پیشانی
اور اونچے ناک والا ہوگا ۔ یعنی اس کی پیشانی
میں اللہ تعالیٰ نور صدق رکھدیگا ۔ اور اس کی
ناک ایک کبریائی کی علامت ہوگی یعنی شریروں
کے آگے تذلل نہیں کریگا ۔ اور وہ فارسی
الاصل ہوگا ۔ اور اس کی تائید میں اپنے الہامات
کا ذکر ۔ حاشیہ ص ۳۰۵ - ۳۱۰

نیز اور علامات دیکھو حاشیہ ص ۳۱۲ - ۳۱۳

۱۰ - مسیح موعود کے دعاوی -

(ل) مسیح ثانی یعنی مسیح جس کے دوبارہ آنے کی مسیح کی زبان پر خبر دی گئی تھی وہ میں ہوں - اور اس کے آنے کے نشانات کا ذکر - صفحہ ۱۰۷ - ۱۰۸ و صفحہ ۳۵۸

(ب) حَکم - اسلامی دنیا کے لئے مجھے خدا نے حَکم کر کے بھیجا ہے - جس میں سلطانِ روم بھی داخل ہے - اگر سلطان خوش قسمت ہے تو یہ اس کی سعادت ہے کہ میری نکتہ چینی پر نیک نیتی کے ساتھ توجہ کرے - صفحہ ۳۲۸ و صفحہ ۳۳۵

(۲) چونکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے - اس لئے یہ اختلافات ایک فیصلہ کرنے والے حَکم کو چاہتے تھے - سو وہ حَکم میں ہوں - صفحہ ۴۹۵

(۳) وفات حیات مسیح کے جھگڑے میں میں حکم ہوں - اس لئے میں امام مالکؒ اور ابن حزمؒ اور معتزلہ کے قول کو وفات مسیح کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں - اور دوسرے اہل سنت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں - صفحہ ۴۹۶

(۴) جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا وہ اس کو قبول نہیں کرتا جس نے مجھے حَکم مقرر فرمایا ہے اگر میں حکم نہیں تو میرے نشانوں کا مقابلہ کرو - صفحہ ۴۹۶

(ج) میں درحقیقت وہی مسیح موعود ہوں - جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک بازو قرار دیا اور جس کو سلام بھیجا - جس کا نام حکم اور عدل اور امام اور خلیفۃ اللہ رکھا - صفحہ ۳۲۸ - ۳۲۹

(د) اس زمانہ کا امام الزمان میں ہوں صفحہ ۴۹۵

(ھ) نشان نمائی کا دعویٰ - اگر کوئی عیسائی میری صحبت میں رہے تو ابھی برس نہیں گذریگا کہ وہ کئی نشان دیکھیگا - خدا کے نشانوں کی اسجگہ بارش ہو رہی ہے - وہ خدا جس کو لوگوں نے بھلا دیا وہ اس وقت اس عاجز کے دل پر تجلّی کر رہا ہے - صفحہ ۱۰۸

۱۱ - مسیح موعود کی غرضِ بعثت

(ل) تا میں لوگوں پر ظاہر کردوں کہ ابن مریم کو خدا ٹھیرانا باطل اور کفر ہے - مجھے خدا نے مکالمات و مخاطبات سے مشرف فرمایا اور بہت سے نشانات کے ساتھ بھیجا ہے - اور میری تائید میں خوارق ظاہر ہوتے ہیں - صفحہ ۵۵

(ب) عیسائی قوم کے دجل کو دُور کرنا اور صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلانا - چنانچہ میرے ہاتھ پر خدا تعالےٰ نے عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا اور ثابت کر دیا کہ لعنتی موت جس پر صلیبی نجات کا مدار ہے مسیح کی طرف منسوب نہیں ہوسکتی - حاشیہ صفحہ ۲۶۲ - ۲۶۴

(ج) ایسا ہی میں نے ثابت کر دیا کہ مسیح کا رفع جسمانی بالکل جھوٹ ہے - یہود کا اعتراض رفع جسمانی پر نہیں بلکہ رفع روحانی پر تھا - وہ لعنتی خیال کرتے تھے

اور یہ کہ اُس کی رُوح جہنم میں جاتی ہے۔ اور یہ بھی عیسائیوں کو ماننا پڑا کہ تین دن کیلئے اُس کی رُوح جہنم میں رہی۔ لہٰذا معلوم ہُوا کہ رفع بھی رُوحانی ہُوا۔ پس کسرِ صلیب کے مُدّ دو باتیں صفائی سے ثابت ہوگئیں۔ ایک یہ کہ مسیح کا ہرگز جسمانی رفع نہیں ہُوا۔ البتہ ایک سو بیس برس کے بعد رفع رُوحانی ہُوا۔
حاشیہ صفحہ ۲۹۴ - ۲۸۰

(د) آسمانی نشانوں کے ساتھ لزم کرنے کے علاوہ فرضی دجّال اور فرضی مسیح کے قائل مسلمانوں کو بھی خالص توحید کی راہ دکھاؤں اور ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالیٰ کا وجود ثابت کرکے دکھلاؤں۔ اور میرے مامور ہونے کی علّت غائی مسلمانوں کے ایمانوں کو قوی کرنا اور خدا اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی نسبت ایک تازہ یقین بخشنا ہے۔ اور یہ دو طور سے میرے ذریعے سے ہُوا۔ قرآن شریف کی تعلیم کی خوبیاں اور اس کے اعجاز کے حقائق و معارف اور انوار و برکات کو ظاہر کرنے سے۔ دوسرے تائیدات سماوی اور دعاؤں کے قبول ہونے اور نشانوں کے ظاہر ہونے سے۔
حاشیہ صفحہ ۲۹۰ - ۲۹۷

(ھ) ایک وہ زمانہ تھا جو نادان عیسائی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور پیشگوئیوں سے انکار کرتے تھے۔ اور آج تمام پادری

ہمارے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔
حاشیہ صفحہ ۲۹۷ - ۲۹۸

۱۲۔ مسیح موعود اور مولوی لوگ

اس سوال کا جواب کہ تقویٰ اور امانت و دیانت کے دعظ مولویوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق کیوں نہ ملی۔ صفحہ ۴۷

۱۳۔ مسیح موعود کی مجلس

(۱) ہماری مجلس خدا نما ہے۔ جو شخص اس مجلس میں صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے۔ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ پر ایمان لے آئیگا صفحہ ۵۵

(۲) اگر کوئی حق جو عیسائی ایک مدت تک میری صحبت میں رہے تو خدا تعالیٰ اس پر آسمانی نشان ظاہر کرے گا۔ صفحہ ۵۵

۱۴۔ مسیح موعود اور جنگ

(ا) مسیح موعود جنگ اور لڑائیاں نہیں کریگا۔ بلکہ حجج عقلیہ اور آیاتِ سماویہ اور دُعا سے صلیبی فتنہ کو فرو کرے گا۔ اور اس کا غیر ان تین ہتھیاروں میں سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ یہ تدریجا بات ہوگی۔ حاشیہ صفحہ ۳۰۵ و صفحہ ۳۱۱ - ۳۱۲

(ب) بعض مولویوں کے اس اعتراض کا جواب کہ کونسی کسرِ صلیب کردی ہے یہ ہے کہ نشان ظاہر ہوئے۔ پادریوں کا فتنہ بند کردیا گیا۔ پادری صاحبوں کے وکیل بن کر ایک سوال تو ایسا

۱۸ - تین امور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلمانوں سے رائے طلب کرنا ۔ صـ۲۰۰

۱۹ - مسیح موعودؑ کے مختصر سوانح اور مقاصد جو حاجی محمد اسمٰعیل خاں صاحب رئیس دتاولی کی کتاب کے لئے اس کی درخواست پر لکھے گئے تھے ۔
حاشیہ صـ۱۵۸ - ۲۰۵

- باپ دادا کا نام اور قوم مغل برلاس ۔ حاشیہ صـ۱۶۲

- متواتر الہامات سے میرے باپ دادا کا فارسی الاصل ہونا معلوم ہوا ۔ اور الہامات ۔
حاشیہ در حاشیہ صـ۱۶۲ - ۱۶۳

- قادیان کا پہلا نام اسلام پور تھا پھر قادیان ہونے کی وجہ ۔ حاشیہ صـ۱۶۳ - ۱۶۴

- سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں آپکے پڑدادا مرزا گل محمد کے پاس پچاسی گاؤں تھے جو بعد میں سکھوں کے قبضہ میں چلے گئے ۔ صـ۱۶۵

- آپ کے پڑدادا کے دسترخوان پر ہمیشہ قریب پانسو آدمی کھانا کھاتے ۔ حاشیہ صـ۱۶۵

- اور سلطنت مغلیہ کے ایک وزیر غیاث الدولہ کا آپ کی تعریف کرنا ۔ حاشیہ صـ۱۶۸

- اور آپنے اپنے علاج کیلئے بھی شراب استعمال نہ کی ۔ حاشیہ صـ۱۶۹ - ۱۷۱

- حضرت مسیح موعودؑ کا شجرۂ نسب ۔
حاشیہ حاشیہ صـ۱۷۲

- آپؑ کے دادا مرزا عطا محمد صاحب کے پاس صرف قادیان رہ گیا جو قلعہ کی صورت میں تھا ۔ اور اسکی فصیل کا ذکر ۔ رام گڑھیا سکھوں کا قبضہ ۔ ان کا پانچسو قلمی نسخہ قرآن کا جلانا ۔ اور آپکے خاندان کی جلاوطنی ۔ اور ایک ریاست میں پناہ گیر ہونا ۔ اور آپ کے دادا صاحب کو دشمنوں کا زہر دینا ۔ حاشیہ صـ۱۷۲ - ۱۷۵

- رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانہ میں آپکے والد صاحب قادیان واپس آئے ۔ اور صرف پانچ گاؤں واپس ملے ۔ حاشیہ صـ۱۷۵

- گورنر جنرل کے دربار میں بزمرۂ کرسی نشین رئیسوں کے ہمیشہ بلائے جاتے ۔ ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی کی مدد کرنا ۔ حاشیہ صـ۱۷۶ - ۱۷۷

- <u>ذاتی سوانح</u>

پیدائش ۱۸۳۹ء سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ۔ میری پیدائش کے ساتھ میرے والد صاحب کی تنگی کا زمانہ فراخی کی طرف بدل گیا ۔ اور مسیح علیہ السلام کی مشابہت ۔ حاشیہ صـ۱۷۷ - ۱۷۹

- <u>بچپن میں تعلیم</u>

فارسی کتب فضل الٰہی سے ۔ فضل احمد سے دس برس کی عمر میں عربی شروع کی ۔ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں گل علی شاہ سے نحو اور منطق، حکمت ۔ علوم مروجہ سیکھے ۔ والد صاحب سے بعض طبابت کی کتب پڑھیں ۔ حاشیہ صـ۱۷۹ - ۱۸۱

- والد صاحب نے مقدمات اور زمینداری کی نگرانی میں لگا دیا ۔ جو میری طبیعت کے موافق نہ تھا ۔ کمشنر کی آمد پر بوجہ کراہت و بیاری نہ گیا

محض ثواب اطاعت کے لئے اپنے والد صاحب
کی خدمت میں اپنے آپ کو محو کر دیا۔ ایسا ہی
اُن کے زیر سایہ چند سال بکراہت طبع انگریزی
ملازمت میں بسر ہوئے۔ آخر اُن کے حکم سے
استعفاء دیکر حاضر خدمت ہو گیا۔
حاشیہ ص۱۸۱-۱۸۵

— اکثر نوکری پیشہ لوگوں کی زندگی بسر کرنے کا
ذکر۔ حاشیہ ص۱۸۵-۱۸۷

— مقدمات پر ستر ہزار روپیہ کے قریب خرچ
اور آخر ناکامی۔ والد صاحب کی مغموم حالت
اور تلخ زندگی سے پاک تبدیلی کرنے اور
بے لوث زندگی کا سبق سنتا تھا۔ اور اُن کے
حسرت سے بھرے ہوئے چند کلمات اور اشعار
کا ذکر۔ حاشیہ ص۱۸۷-۱۹۰

— آپ کے والد صاحب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھنا اور نذرانہ کے لئے روپیہ
پیش کرنے کی نیت سے نکالا اور وہ کھوٹا نکلا
تعبیر خود یہ فرمائی۔ دنیاداری کے ساتھ خدا
اور رسول کی محبت ایک کھوٹے روپے کی
طرح ہے۔ حاشیہ ص۱۹۰

— آپ کے والد صاحب کا اپنی وفات سے
چھ ماہ پہلے جامع مسجد تعمیر کرنا۔ اور
وصیت کہ اس کے گوشہ میں آپ کی قبر
ہو۔ عمارت مکمل ہوئی اور وفات پا گئے
حاشیہ ص۱۹۱

— والد صاحب کی وفات کے وقت آپ کی عمر
قریباً ۳۴-۳۵ تھی۔ لاہور میں خواب آیا
کہ اُن کی وفات کا وقت قریب ہے۔ واپس
آئے تو دوسرے دن وفات پا گئے۔
حاشیہ ص۱۹۲-۱۹۳

— وفات سے پہلے الہام والسماء والطارق۔
پھر دوسرا الہام الیس اللہ بکافٍ عبدہ ۵
حاشیہ ص۱۹۳-۱۹۵

— (ا) آپ کے ریاضات شاقہ۔ چلہ کشی اور
صوفیوں کی طرح مجاہدات نہیں کئے۔
ہاں ایک رؤیا کی بنا پر کہ انوار سماوی کی
پیشوائی کے لئے کسی قدر روزے رکھنا
سنت خاندانِ نبوت ہے روزے رکھے
اور ان کی کیفیت۔ روزوں کے ایام میں
انواع و اقسام کے لطیف مکاشفات
بعض گزشتہ انبیاء سے ملاقات اور
پنجتن پاک کو عین بیداری میں دیکھنا اور
مختلف نورانی ستون دیکھنا وغیرہ
حاشیہ ص۱۹۶-۲۰۰

(ب) فطرتاً میرے دل کو خداتعالیٰ کی طرف
وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے۔ میں
نے کبھی ریاضاتِ شاقہ بھی نہیں کیں۔
ص۱۹۶

— روحانی سخت کشی کا حصہ مولویوں کی بدزبانی
اور بدگوئی اور تکفیر و توہین اور جہلاء کی دشنام دہی

اور دل آزاری سے مل گیا میرا خیال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو برس میں کسی کو نہ ملا ہوگا۔ حاشیہ صـــ ۲۰۱

- چودھویں صدی کے ظہور پر خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام مجھے اس صدی کا مجدّد بنایا۔ مجددیت کے زمانہ میں اکثر علماء مصدق اور مطیع رہے مگر دعویٰ مسیحیت پر عجب طور پر علماء میں شور اٹھا اور تکفیر ہوئی حاشیہ صـــ ۲۰۱ — ۲۰۴

- جماعت کے ہندوستان کے اکثر حصوں اور سمجھدار اور ذی عزۃ طبقہ اور تعلیمیا فتہ طبقہ میں پھیلنے کا ذکر ۔حاشیہ صـــ ۲۰۴-۲۰۵

مسیح علیٰؑ

۱ - (ا) یہود کا بد ارادہ اور اللہ تعالیٰ کا پیلاطوس کے دل میں ڈالنا کہ وہ بے گناہ ہے۔ اور پیلاطوس کی بیوی کو خواب میں ایک المناک نظارہ دکھانا۔ جو اُسے صلیب پر موت سے بچانے کی طرف اشارہ تھا اور صلیب پر نہ مرنے کی تائید میں دوسرے حالات اور ان کا کشمیر جانا اور وہاں وفات پانا۔ نیز مرہم عیسیٰ کا پُرانی طبّی کُتب میں پایا جانا۔ صـــ ۲۰-۲۲

(ب) حضرت مسیح کا اپنی تشبیہ یونس نبی سے دینا کہ وہ اس کی طرح زندہ رہیگا۔ صـــ ۲۵

(ج) کشمیر میں نبی شہزادہ کے نام پر قبر موجود ہے جو اسلام سے پہلے اسلامی ملکوں کی طرف سے آیا۔ اس کا نام غلطی سے یسوع علیہ السلام کے یوز آسف کرکے مشہور ہے جس کے معنے ہیں یسوع غمناک۔ صـــ ۲۰-۲۱

۲ - وفات مسیحؑ

(ا) امام بخاریؒ - امام ابن حزمؒ - امام مالکؒ کا مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں۔ اور شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا بھی یہی مذہب ہے - اور اس کے نزول کی حقیقت اپنی تفسیر کے صـــ ۲۶۲ پر یہ لکھتے ہیں کہ وہ دوسرے بدن کے ساتھ یعنی بطور بروز ہوگا - اور اُن کے رفع کے متعلق لکھتے ہیں کہ اُن کی رُوح آسمانوں میں پہنچائی گئی - حاشیہ صـــ ۲۲-۲۳ و صـــ ۳۵۹

(ب) قرآن نے رفع مسیحؑ سے یہودیوں اور عیسائیوں کے جھگڑے کا فیصلہ کیا کہ وہ مردود ملعون نہیں اور نہ کفار سے جنکا رفع نہیں ہوتا رفع جسمانی کی نسبت کوئی جھگڑا نہ تھا بلکہ فرمایا۔ صلیبی موت جو روحانی رفع کے مانع ہے اُسپر وارد نہیں ہوئی اور اُن کا وفات کے بعد رفع الی اللہ ہوگیا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لہم اور آیت انّی متوفیک ورافعک الیّ

سے یہی ثابت ہے۔ ص ۲۲-۲۴ و ص ۳۶۰-۳۶۲
نیز دیکھو "تفسیر"

(ج) مسیح کی وفات کا نقل و عقل سے ثبوت دیا
آسمانی نشانوں سے اللہ تعالیٰ نے تائید ظاہر
کی۔ اور خدا کی حجت اُن پر پوری ہوئی ص ۵۰

۳۔ مسیح ناصری کی الوہیت کا ابطال

(ا) ثبوت الوہیت مسیح میں جو انجیل سے کلمات
پیش کئے جاتے ہیں اُن سے بڑھ کر میرے
الہامات میں کلمات پائے جاتے ہیں حقیقت
یہ ہے کہ مسیح فنا نظری کے مقام پر تھے
جہاں محب اپنے تئیں محبوب سے علیحدہ نہیں
بلکہ ایک ہی دیکھتا ہے۔ اپنے ان الہامات
کا ذکر۔ ص ۱۰۰-۱۰۳

(ب) کشف جس میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔
ص ۱۰۴-۱۰۵

(ج) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور آپ کی
کلام کو اپنا کلام اور انہیں یا عبادی کہنے
کا ارشاد فرمایا۔ ص ۱۰۵

(د) ہزار روپیہ بطور تاوان دینے کا وعدہ
اگر کسی دوسری قوم کے تین منصف میرے
الہامات اور مکاشفات کو جو ان کلمات سے
صدہا درجہ بڑھ کر ہیں جن سے پادری یسوع
کی خدائی نکالتے ہیں سامنے رکھ کر مؤکد بعذاب
حلف اٹھا کر فیصلہ دیدیں کہ یسوع کے
کلمات سے اس کی خدائی زیادہ صفائی سے
ثابت ہوتی ہے۔ ص ۱۰۶-۱۰۷

معجزات

ا۔ انبیاء کے نشانات کو زندہ رکھنے کا طریق یہی
ہے کہ جب وہ مدت کے بعد ضعیف التاثیر
ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے قدم پر کسی
اور کو پیدا کرتا ہے تا پیچھے آنے والے نبوت
کے عجائب کرشمے بطور منقول ہو کر مردہ اور
بے اثر نہ ہو جائیں۔ ص ۴۹

ب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے متعلق
غیر مسلموں کی شہادات کہ وہ روایتاً نہایت
اعلیٰ ثبوت اپنے ساتھ رکھتے اور مستند ہیں۔
ص ۹۰-۹۱

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی دو
قسمیں۔ حاشیہ ص ۱۵۴

مفتری

اسلامی اصول کے موافق خدا تعالیٰ مفتری کو
ہرگز یہ عزت نہیں بخشتا کہ وہ ایک سچے نبی کی
طرح مقبولِ خلائق ہو کر ہزارہا فرقے اور قومیں
اُس کو مان لیں۔ ص ۱۶ نیز دیکھو "نبی"

مقدمہ

ا۔ مقدمہ کتاب البریہ از ص ۱۹ تا ص ۱۴۲

ب۔ مقدمہ اقدام قتل از ڈاکٹر کلارک

۱۔ یہ مقدمہ کہ گویا میں نے عبدالحمید نامی شخص کو
ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے بھیجا تھا۔

وہ بے اصل متصور ہو کر ۲۳ ر اگست ۱۸۹۷ء

کو کپتان ڈگلس کی عدالت سے خارج کیا گیا ص۱

(۲) امرتسر کے مجسٹریٹ کا یکم اگست ۱۸۹۷ء

کو وارنٹ گرفتاری جاری کردہ ایسا غائب

ہوا کہ اس کا پتہ ہی نہ چلا - پھر اس کا حکم

اقتناعی جاری کرنا اور ڈپٹی کمشنر گورداسپور

کا سمن جاری کرنا - ص۲۷ - ۲۸

(۳) اس مقدمہ میں جو غیبی افعال میری تائید میں

اور میرے اعداء کو شرمندہ کرنے کیلئے ظہور میں

آئے (الف) امرتسر کے مجسٹریٹ کا وارنٹ گرفتاری

حیرت افزا طریق سے ردکیا گیا -

(ب) حاکم گورداسپور کا صرف سمن جاری کرنا

(ج) محمد حسین کی ذلت کے واقعہ کی تفصیل -

دیکھو زیر "محمد حسین" نیز دیکھو ص۴۴

(د) یہ مقدمہ تین قوموں کے اتفاق سے کیا جانا

اور سرکاری مقدمہ سمجھا جانا - اور عدالت

کا قوی شبہ کہ یہ پادریوں کی بناوٹ ہے -

ص۳۱ - ۳۳

(ھ) مقدمہ بناوٹی تھا - عبدالحمید کے بیان کے

غلط ہونے کے وجوہات - ص۴۶

(و) مقدمہ بنانے کی اصل وجہ یہی تھی کہ میرے

ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے پادری صاحبان کو

ہر طور سے شرمندہ کیا - میری محققانہ تحریروں

اور آسمانی نشانوں سے تنگ آ کر اس خوف

میں پڑ گئے کہ اب جلد تر ان کی پردہ دری

ہو جائیگی - پھر مقدمہ سے انکی اخلاقی حالت

بھی ظاہر ہو گئی - ص۱۰۸ - ۱۰۹

۴ - اس مقدمہ کے ذریعے نشانات کا ظہور

(الف) مقدمہ سے متعلق ۲۹ر جولائی ۱۸۹۷ء کو خدا تعالیٰ

کا خبر دینا - پھر حاضری عدالت کے بعد ۲۲ر اگست

۱۸۹۷ء تک اطمینان اور تسلی دہی کے الہامات

ہوتے رہے اور ۲۳ر اگست کو خدا تعالیٰ نے

بری کر دیا - جن کو الہامات سنائے گئے ان میں سے

بعض کے اسماء - ص۴۴ و ص۱۱۰

(ب) انی مهین من اراد اهانتك کا پورا ہونا - ص۴۴

(ج) مخالفوں کو خدا نے حکام کی نظر میں ملزم

کر دیا - ص۴۴

(د) اس مقدمہ سے میری مماثلت حضرت مسیحؑ سے

ثابت ہوئی - اور میری سوانح کی اس کی سوانح

سے مشابہت ظاہر ہوئی اور سات مماثلتوں

کا ذکر - ص۴۴ - ۴۶

۵ - مقدمہ اقدام قتل سے متعلق کچہری کی کارروائی (سلسلہ وار)

(۱) بیان عبدالحمید بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

کہ مرزا صاحب نے مجھے گھر بلا کر کہا کہ امرتسر میں

ڈاکٹر کلارک کے پاس جا کر کسی نہ کسی طرح قتل

کرو - پتھر سے مار ڈالوں - ص۱۵۷، ۱۵۹

و ص۱۶۰

(۲) اظہار ڈاکٹر مارٹن کلارک بتائید بیان عبدالحمید

ص۱۶۲

(۳) (الف) حکم مؤرخہ یکم اگست زیر دفعہ ۱۱۴

ضابطہ فوجداری وارنٹ گرفتاری جاری کرتا ہوں
وہ آکر بیان کرے کہ ایک سال کے لئے حفظِ امن
کے واسطے بیس ہزار روپیہ کا مچلکہ اور بیس ہزار
روپیہ کی دو الگ الگ ضمانتیں کیوں نہ لی جائیں
ص ۱۹۵ - ۱۹۶

(ب) ۷ راگست کو وارنٹ جاری کرنے کا حکم
روک دیا اور مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع
گورداسپور کے پاس بھیجدیا۔ ص ۱۹۶

۴ - کپتان ڈگلس کی طرف سے سمن برائے حاضری
۱۰ راگست اصالتاً یا بذریعہ مختار بمقام بٹالہ۔
ص ۱۹۷ - ۱۹۸

۵ - بیان ہنری مارٹن کلارک وتتمہ بیان بعدالت
ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور ص ۱۹۹ - ۲۰۵

(الف) آتھم پر تین حملوں کا ذکر اور حضرت مسیح موعودؑ
کا جواب حاشیہ میں۔ ص ۱۴۰ و حاشیہ ص ۱۴۰ - ۱۴۱

(ب) صرف میں ہی اس مباحثہ کے متعلق ایک
سرگروہ رہ گیا ہوں۔ ص ۱۷۶

(ج) ۳۱ر جولائی ۱۸۹۷ء تک ہمارا مرزا صاحب
پر مقدمہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا ص ۱۹۴

(د) میں جانتا ہوں مولوی محمد حسین اور مرزا صاحب
کی سخت دشمنی ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں
کہ آریہ لوگ بھی مرزا صاحب کے مخالف
ہیں۔ ص ۱۹۹

(ھ) لالہ رام بھجدت سے جو ہماری طرف سے وکیل اور
حاضر عدالت ہے، آریہ ہے۔ اور کوئی فیس
ہم نے ان کو نہیں دی۔ ص ۲۰۰

(و) میری ذاتی رائے یہ ہے کہ مرزا صاحب ایک
خراب فتنہ انگیز آدمی ہے۔ اچھا نہیں ص ۲۰۰

(ز) لیکھرام اچھا آدمی تھا گو اس کی اور میری رائے
کا خلاف تھا۔ ص ۲۰۳

(ح) میں اپنے اصل باپ کا نام نہیں جانتا۔ میں
ہمیشہ سے عیسائی ہوں۔ ص ۲۰۴

۶ - بیان حضرت مسیح موعودؑ۔ ص ۲۰۶

۷ - بیان وتتمہ تحریری بیان عبدالحمید ص ۲۰۷ - ۲۳۱

(الف) مرزا صاحب نے علیحدگی میں کہا۔ امرتسر جاکر
ڈاکٹر کلارک کو پتھر مار کر مار دو ص ۲۰۸
و ص ۲۱۴ و ص ۲۱۷

(ب) گجرات میں میرے چال چلن کی وجہ سے بپتسمہ
نہ ملا تھا۔ ص ۲۱۹

(ج) مہینہ ڈیڑھ ماہ سے سوزاک ہو گیا زیادہ آم
کھانے سے۔ ص ۲۲۰

(د) محمدی مذہب کی رُو سے کسی کافر کو مارنا ثواب
ہے۔ یہ بات قرآن میں درج ہے۔ میں نے
خود پڑھا ہے۔ ص ۲۲۸

(ھ) چونکہ بائیبل میں لکھا ہے خون نہ کر اس لئے
میں نے کلارک کے قتل کرنے کا ارادہ بدل
دیا۔ ص ۲۲۹

۸ - بیان وتتمہ بیان عبدالرحیم ص ۲۳۲ - ۲۳۸

جو بیانات عبدالحمید نے دیئے تھے بٹالہ اور
قادیان جاکر سب جھوٹ پائے گئے۔ ص ۲۳۲ - ۲۳۳

۹ - بیان پریداس - ص ۲۳۸ - ۲۴۲

۱۰ - بیان مولوی نورالدین صاحب ص ۲۴۲ - ۲۴۷

(ا) جب تک بیعت کرنے والے کا حال اچھی طرح معلوم نہ ہو - مرزا صاحب کسی کی بیعت لینا پسند نہیں کرتے - ص ۲۴۳

(ب) مرزا صاحب نے کہا تھا کہ اجنبی لوگوں کو زیادہ مت رہنے دیا کرو - تاوقتیکہ اُن کی شرافت کا حال معلوم نہ ہو - ص ۲۴۳

(ج) بنگال میں معلوم نہیں کوئی مرید ہے یا نہیں کابل و لکھنؤ میں کوئی نہیں - دہلی میں ایک ہے - پنجاب میں مرید ہیں - ص ۲۴۳

(د) عبد الحمید کو کرایہ نہیں دیا تھا - حکم دیا تھا کہ نکال دو - نکمّے آدمی کو وہ نہیں رہنے دیتے - ص ۲۴۴

(ھ) برہان الدین نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ لڑکا اچھا نہیں خطا کھاؤ گے - ص ۲۴۴

(و) مرزا صاحب خلوت میں رہتے ہیں - صرف پانچوقت نماز کے لئے باہر نکلتے ہیں اور کبھی کبھی ہوا خوری کے واسطے - کوئی شخص مرزا صاحب کے اندرون خانہ نہیں جاتا - میں خود کبھی نہیں گیا - ص ۲۴۵

(ز) محمد سعید جو عیسائی ہو گیا ہے اس کو مرزا صاحب نے قادیان سے نکال دیا تھا - ص ۲۴۷

۱۱ - بیان شیخ رحمت اللہ صاحب ص ۲۴۷ - ۲۵۰

عبد الحمید کو مَیں بدمعاش جانتا ہوں - ص ۲۴۹

۱۲ - مولوی محمد حسین بٹالوی ولد شیخ رحیم بخش صاحب کا بیان

(ا) مرزا صاحب نے مذہبی بارے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان پھوٹ کرائی ہے - ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے ہیں - فتنہ انگیز آدمی ہے - ص ۲۵۱

(ب) لیکھرام کے قتل کی نشان دہی کے ذمہ دار مرزا صاحب ہیں - کیونکہ بقول ان کے خدا ان کو ہر بات کا پتہ دیتا ہے - پھر قاتل کا کیوں پتہ نہیں دیتا - ص ۲۵۱ - ۲۵۲

(ج) مرزا صاحب کو مَیں مسلمان نہیں سمجھتا دہریہ ہے ص ۲۵۳

(د) اسجگہ عدالت کا نوٹ ہے - کافی شہادت ہو چکی ہے گواہ کو مرزا صاحب سے عداوت ہے - ص ۲۵۴

۱۳ - بیان پر کھدیال - ہم مرزا صاحب کو رئیس مانتے ہیں - محل مارٹیاں زمینات کے مالک ہیں ہندو لوگ بھی اچھا سمجھتے ہیں - ص ۲۵۶

۱۴ - بیان عبد الحمید بطور سرکاری گواہ ص ۲۵۷ - ۲۶۰

(ا) مَیں قطب الدین [illegible] امرتسری) کے پاس ہرگز نہیں گیا تھا - میرا پہلا بیان کہ اس کے پاس گیا تھا سچ نہیں ہے - ص ۲۵۸

(ب) بھگت پریداس نے سانپ مار کر مجھے کہا تھا کہ سانپ ساتھ لے جاؤ اور صاحب کو دکھانا - ص ۲۵۹

(ج) عبد الرحیم پادری نے مجھ سے کہا -

وہ مستغیث ہونے سے دست بردار ہوتا ہے
ص ۲۸۲

۲۲ حکم (فیصلہ) ص ۲۸۰-۳۰۲

(ا) عبدالرحیم و پریمداس و وارث دین
مفصل جھوٹی شہادت تیار کرتے رہے
جو مجبوراً اُن کے کہنے سے اُسے عدالت
میں دینی پڑی - اور وہی اُس کو ورغلاتے
رہے - اور اس کی تفصیل ص ۲۹۳-۲۹۷
(ب) ڈاکٹر کلارک کو دوران کارروائی میں
کامل طور سے دھوکا دیا گیا ہے - اور
اُسے اُن کی مصنوعی کارروائی سے بالکل
اطلاع نہیں ہے - یہ بات بھی لکھنے کے
قابل ہے کہ مرزا غلام احمد نے اس امر
کو کشادہ پیشانی سے مان لیا ہے -
ص ۲۹۸

(ج) ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ غلام احمد سے
حفظ امن کے لئے ضمانت لی جائے -
لہذا وہ بری کئے جاتے ہیں - ص ۳۰۱
۲۳- ظاہر ہے اگر میں نے عبدالحمید کو ڈاکٹر کلارک
کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہوتا تو عبدالرحیم
جب میرے پاس حالات دریافت کرنے
کے لئے آیا - تو میں کیوں کہتا کہ وہ اچھا
آدمی نہیں ہے - دوسرے وہ پادری گرے
کے پاس کیوں جاتا - اگر اس کا اصل مقصد
ڈاکٹر کلارک کا قتل کرنا تھا - ص ۲۴۳-۳۰۵

مقدمات کے متعلق نصیحت

کسی آواز اٹھانے کے وقت حکام سے استغاثہ
کرو - اگر معاف کرو اور درگذر اور صبر سے کام لو
تو یہ اس سے بہتر ہے - کیونکہ مقدمات اور
نالشیں کرتے پھرنا ان لوگوں کی شان کے لائق نہیں
جو ایک بڑا حصہ اخلاق کا اپنے اندر رکھتے ہیں -
ص ۳۱۳

مکالمۂ الٰہیہ

ہم اس معرفت تامہ کے محتاج ہیں جو کسی طرح
بغیر مکالمۂ الٰہیہ اور بڑے بڑے نشانوں کے
پوری نہیں ہو سکتی - ص ۴۹۱

ملازم

ایسے سرکاری ملازم کے لئے جس کے ذمہ
فرائض منصبی کی ذمہ داریاں بڑی ہوں دینی تالیفات
کی طرف متوجہ ہونا بددیانتی ہے - ص ۳۷۵

ملک صدق سالیم

عیسائیوں کے نزدیک ہر طرح سے گناہوں
سے پاک تھا - ص ۷۸

منکرین سے خطاب

خدا تعالیٰ سے مت لڑو - ضرورت وقت پر
خدا تعالیٰ نشان دکھانا چاہتا ہے - بعض نشانوں

کا ذکر۔ صـــ ۲۲۹ - ۲۳۲

موسٰیؑ

موسٰی علیہ السلام اپنے وقت کا امام الزمان تھا۔ صـــ ۴۸۲

مولوی صاحبان

دیکھو زیر "علماء"

میموریل بحضور نواب لفٹنٹ گورنر

ا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کا کتاب "امہات المؤمنین" مؤلفہ ڈاکٹر احمد شاہ کے خلاف جو اس نے محمد حسین بٹالوی کی تحدی بوعدۂ انعام ایک ہزار روپیہ شائع کی تھی۔ ایک میموریل بھیجا۔

ب۔ حضورؑ نے اس میموریل کی اس بنا پر مخالفت کی کہ کتاب کو ضبط کروا لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں جواب دینے کے بعد گورنمنٹ کی خدمت میں یہ التماس کر سکتے تھے کہ تہذیب اور ادب اور نرمی کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اس کتاب کا ردّ شائع ہونے سے اس کی قبولیت جاتی رہے گی۔ گویا تلف ہو جائے گی۔ لیکن کتاب بند کرانے سے لوگ سمجھیں گے کہ دین اسلام ایک عاجز دین ہے۔ پھر اس کا ردّ لکھنا بھی غیر معقول ہو گا۔ اور نہ لکھنے کی صورت میں اس کے فضول اعتراضات ناواقفوں کی نظر میں فیصلہ ناطق کی طرح سمجھے جائیں گے۔ اس کی اشاعت پنجاب و ہند میں بکثرت ہو چکی ہے صـــ ۲۱۹ - ۳۱۵ ، ۳۷۶

ج۔ انجمن حمایت اسلام نے ریواڑی کا میموریل بھی بھجوایا۔ صـــ ۴۰۹

د۔ جس وقت میموریل بھجوایا۔ عوام کے جوش کا وقت گذر چکا تھا۔ صـــ ۴۳

ھ۔ میموریل بھیجنے کا نتیجہ شماتت اعداء کے سوا اور کچھ نہیں۔ صـــ ۴۲۰

و۔ اس اعتراض کا جواب کہ حضرت اقدسؑ نے اپنے میموریل میں کتاب امہات المؤمنین کے رد کئے کی درخواست کی تھی۔ صـــ ۴۱۶

ز۔ اس اعتراض کا جواب کہ گویا ہماری جماعت نے زٹلی نام ایک شخص کی گالیوں سے مشتعل ہو کر اس کو سزا دلانے کے لئے گورنمنٹ میں میموریل بھیجا ہے۔ صـــ ۴۲۶

ح۔ ہماری جماعت کے میموریل میں زٹلی کو سزا دلانے کے لئے ہرگز درخواست نہیں کی گئی۔ بلکہ اس میموریل کے فقرہ ششم میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ہم ہرگز مناسب نہیں سمجھتے کہ ملاّ مذکور اور دیگر ایسے فتنہ پردازوں پر عدالت فوجداری میں مقدمات کریں۔ صـــ ۴۲۹

ن

نبی جمع انبیاء

أ - ہمارا غرض ہے کہ ہم تمام قوموں کے نبیوں کو جنہوں نے خدا کے الہام کا دعویٰ کیا اور مقبول خلائق ہوگئے۔ اور ان کا دین جم گیا۔ خواہ وہ ہندی تھے یا فارسی۔ چینی تھے یا عبرانی یا کسی اور قوم سے تھے سچے رسول مانیں کیونکہ جھوٹے نبی کو خدا تعالیٰ کروڑہا بندوں میں ہرگز قبولیت نہیں بخشتا۔ ص ۱۶-۱۷

ب - سچا نبی اس کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے۔ حاشیہ ص ۱۵۶

ج - خدا تعالیٰ کے مقبول اور مقرب نبی حضرت عیسیٰؑ اپنی نبوت سے معطل نہیں ہوسکتے۔ حاشیہ ص ۲۱۸

د - بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلاء پیش آجاتے ہیں کہ وہ بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے اُن کو چھوڑ دیا ہے۔ اور بسا اوقات اُن کی وحی اور الہام میں فترت ہوجاتی ہے۔ اور بسا اوقات بعض پیشگوئیاں ابتلاء کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے وقتوں میں وہ بے دل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ نصرتِ الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔ ص ۴۸۱

نجات

أ - نجات کے لئے اعمال کو غیر ضروری ٹھیرانا جو عیسائیوں کا خیال ہے سراسر غلطی ہے مسیحؑ اور موسیٰؑ کے روزوں کا ذکر۔ ص ۸۰

ب - خدا تعالیٰ کی توحید پر علمی اور عملی طور قائم ہونے والے سب نجات پائیں گے۔ اور وہ کامل توحید جو مدار نجات ہے صرف قرآن میں ہی پائی جاتی ہے۔ ص ۸۲-۸۳

نرمی

ہر جگہ نرمی کرنا اخلاقی مملکت کے اصول کے برخلاف ہے۔ ص ۴۷۷

نزول مسیح

۱ - مسیح کا بروز کے طور پر نازل ہونا بڑے بڑے اکابر مان چکے ہیں۔ محی الدین ابن عربیؒ کی تفسیر کا حوالہ کہ نزول مسیح سے مُراد اس کی خُو اور طبیعت پر کسی اَور کا آنا ہے۔ ص ۴۸

۲ - نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے۔ تمام فرقوں کی حدیث کی کتابوں میں صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان کو

چلے گئے۔ پھر زمین پر واپس آئیں گے۔ اگر ایسی حدیث دکھادیں تو بیس ہزار روپیہ تاوان دیں۔ توبہ کرنا اور تمام کتابوں کا جلادینا اس کے علاوہ ہوگا۔ ایسے مقام پر عربی زبان میں رجوع کا لفظ ہے۔ نہ نزول کا۔ حاشیہ صفحہ ۲۲۵ - ۲۲۶

نشان جمع نشانات

۱ - انسانی رُوح ہمیشہ اس بات کی بھوکی ہے کہ اپنے خدا کو آسمانی نشانوں کے ذریعہ دیکھے تا دہریوں اور ملحدوں کی کش کش سے نجات پاوے۔ سو سچا مذہب خدا کے ڈھونڈنے والوں پر آسمانی نشانوں کا دروازہ ہرگز بند نہیں کرتا۔ صفحہ ۵۳

۲ - اگر تمام پادری مسیح مسیح کرتے مر بھی جائیں اُن کو آسمان سے کوئی نشان مل نہیں سکتا۔ کیونکہ مسیح خدا ہو تو اُن کو نشان دے۔ صفحہ ۵۴

۳ - دین کامل اسلام کی پیروی کرنے والے ہمیشہ آسمانی نشان پاتے رہیں گے۔ ہر صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوئے۔ اُن میں سے چند کے اسماء جو صاحب خوارق و کرامات تھے۔ اس زمانہ میں بھی آسمانی نشان ظاہر ہوئے۔ یہی باتیں ہیں جن سے پادریوں کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ صفحہ ۹۱ - ۹۲

۴ - آٹھ نشانات اور جلسہ مذاہب میں مضمون بالا رہنے کا نشان جو جماعت نے دیکھے صفحہ ۱۱۰ - ۱۱۱

۵ - ایک عظیم الشان نشان - اخبار چودھویں صدی والے بزرگ کی توبہ کا نشان۔ صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۸

۶ - مذہب سے آسمانی نشانوں کا بہت تعلق ہے۔ سچے مذہب کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اس میں نشان دکھلانے والے پیدا ہوتے رہیں۔ صفحہ ۳۷۵

۷ - محض خدا تعالیٰ کے لئے مخالفوں سے بحث کرنے والے کو ضرور آسمانی نشان عطا کئے جاتے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے نشان نہ پاوے۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ پوشیدہ بے ایمان نہ ہو۔ صفحہ ۳۷۵

۸ - کلکم کی بحث میں خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔ صفحہ ۴۹۶

نصیحت جمع نصائح

دیکھو زیر "جماعت کو نصائح"

نُور الدّین رضؓ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے آپ کی تعریف۔ "وہ ایک مرد جلیل الشان فاضل ہیں۔ اُن کے دل میں ہزارہا قرآنی معارف کا ذخیرہ ہے" صفحہ ۵

ی

یسوع مسیح

۱۔ اگر وہ زندہ خدا ہے تو اُسے اپنی جماعت کو آسمانی نشانوں کے ذریعہ مدد دینی چاہیئے۔ کیونکہ آسمانی نشانوں کے مشاہدہ سے انسان تسلی پاتا ہے۔ صہ ۵۳

۲۔ کفارہ کے عقیدہ سے تو یسوع لعنتی بنتا ہے اور اس طرح قیامت تک یسوع پر لعنتیں پڑتی رہیں گی۔ اور اس عقیدہ نے غیر منقطع ناپاکی میں اُسے ڈال دیا۔ صہ ۶۳ - ۶۴

۳۔ بقول عبداللہ آتھم اقنوم ثانی کا تیس برس تک یسوع سے کچھ تعلق نہ تھا۔ صرف کبوتر کے نزول کے بعد شروع ہوا۔ اس سے معلوم ہوا تیس برس تک وہ مرتکب معاصی رہا۔ شاید اسی لئے پہلے تیس سال کے سوانح کسی پادری نے نہیں لکھے۔ صہ ۶۹

۴۔ یسوع میں متفق علیہا خدائی صفات کہ خدا موت اور تولد اور بھوک اور پیاس۔ نادانی اور عجز اور تجسم و تحیز سے پاک ہے پائی جاتی تھیں اور اس کا ثبوت انجیل سے صہ ۶۹ - ۷۰

۵۔ یسوع ابن مریم ایک عاجز بندہ تھا۔ اسکو نبی سمجھو جس کو خدا نے بھیجا تھا۔ صہ ۱۰۸

۶۔ یسوع کے صلیب پر مرنے کے بعد جہنم میں جانے سے متعلق عیسائی مؤلفین کے حوالجات۔ حاشیہ در حاشیہ صہ ۲۸۳ - ۲۸۸

۷۔ یسوع آسمان پر بجسمہ العنصری نہیں گیا۔ دیکھو زیر "عیسیٰ"

یعقوبؑ

حضرت یعقوبؑ بیٹے کے غم سے کہ وہ مرگیا ہے یا زندہ چالیس برس تک رویا کئے۔ لیکن جب تک خدا تعالیٰ نے ارادہ نہ کیا ان پر ظاہر نہ کیا کہ وہ نائب السلطنت ہے۔ صہ ۳۸ - ۳۹

یقین

نفسانی جذبات کے سیلاب کو تھامنے والا یقین ہے کہ خدا ہے۔ اور یہ کہ اس کی تلوار ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے یقین ہستی باری تعالیٰ انسان کو خدا ترسی کی آنکھ بخشتا اور گناہ کے خس وخاشاک کو جلاتا ہے۔ صہ ۶۲ - ۶۳

یہود

مسیح کی نافرمانی کرنے والے یہودی خدا تعالیٰ کی نظر سے گر گئے۔ لیکن جب عیسائی مذہب بوجہ مخلوق پرستی کے مرگیا اور اُس میں حقیقت اور نورانیت نہ رہی تو اس وقت یہود اس گناہ سے بری ہوگئے۔ تب اُن میں دوبارہ نورانیت پیدا ہوئی۔ اور اکثر اُن میں سے صاحب الہام اور صاحب کشف پیدا ہونے لگے صہ ۲۷۶

تمت